هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ گیارھواں رسالہ خیر و برکت کا انتقالہ

جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الانبیا سے

کحل العینین

فی ذکر

سید الکونین

مؤلفہ شیدائے احمد مجتبیٰ شیفتۂ محمد مصطفیٰ مولوی حافظ
حاجی غلام محمد یاد علی خانصاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۲ھ

فہرست کتاب کحل العینین فی ذکر سید الکونین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لک یا ربی الاعلی واصلی واسلم علی رسولک المرتضی وحبیبک المصطفی وعلی آلہ واصحابہ ہم نجوم الہدی

ثنائی والا رقم ہو کیونکر زبان سے بھلا کہو لیں کسطرح ہم
صفت ہے تو سین تیری ادنی زہے تقرب حبیب اعظم

حبیب خالق خدا کے عاشق جہان کے حاکم شفیع عالم
رسول مقبول ہر دو عالم فروغ مو سے ضیائے آدم

زہے معزز زہے معظم زہے مفخر زہے مکرم

سیاہ گیسو گھٹا کی صورت جبین انور ہے مہر کا عالم
عیاں ہے ہر شان خدا کا جلوہ ہے شام اور صبح دونوں باہم

زمین والے ہین تصدق خدا کے سوجان سے عرش اعظم
رسول مقبول ہر دو عالم فروغ مو سے ضیائے عالم

زہے معزز زہے معظم زہے مفخر زہے مکرم

گناہ کا بار گرچہ سر پر ہے دل مین عشق حبیب کا گھر
محمل عشق حبیب ہے یہ ہے اسکا حافظ خدا ئے اکبر

تو کچھ نہین ہے شرادہی مین ہماری ہووے سقر بھی مضطر
تری شفاعت سے ہے امیدیں خدا کا ہوگا کرم وہ ہم پر

خجل ہوا ایسا ابر روز محشر کہ پانی پانی ہو خود وہ جہنم

سبب ہے موزوں لعنت کا تیری باعث جو مہر رخشاں ہے یون فروزاں
دیا ہے داغ غلامی تو نے جو دل پہ رکھتا ہے ماہ تاباں

طلب مین بلبل ہے تیری نالاں تری توسل سے گل ہے خنداں
جہان ہے تیرے سبب گلستان ہر ایک گلشن ہے باغ رضوان

رہیگی مانند ابر گریان تری محبت مین چشم شبنم

نبی جو پیدا ہوئے جہان مین ہا ہمیشہ یہ قول انکا
کہ اس ذریعہ سے اور بہتر نہین ہے ہرگز کوئی ذریعہ

جو چاہے ذات احد سے ملنا کرے وہ احمد سے عشق پیدا
خدا نے جسکو کیا ہے پیدا وہ ڈھونڈتا ہے ترا وسیلا

ہر ایک جن و بشر فرشتہ تری رسالت کا بھرتا ہے دم

تری عنایت سے ماہ کنعان کی چاہ غم سے ہوئی رہائی
بغیر شاہا ترے وسیلہ کے کسنے راہ نجات پائی

ترے ذریعہ نے ابر رحمت خلیل پر آگ تھی بجھائی
نہوتی غم سے کبھی رہائی مدد یہ ہوتی اگر خدائی

ترے توسل نے بخشوائی رسول عالم خطائے آدم

تمھی ہو مطلوب ہر دو عالم تمھی ہو دونو جہانکے دلبر
قدم قدم پر ترے تصدق شہا ہو عابد کی جان مضطر

یہ آرزو ہے نکلکے مرقد سے مجھکو باہر تمہاری ٹھوکر
خدا کے پیارے مرے پیمبر شفیع ہونا بروز محشر

تری شفاعت کی دھوم سنکر ہے لطف وا نہ راسی مغم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اللہ تعالےٰ جل شانہ رسول کریم کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے اور اپنی محبت اپنے حبیب کے ساتھ ثابت فرماتا ہے قسم کھاتا ہے قرآن مجید مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات کی ارشاد کرتا ہے لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ فرمایا ہے شیخ نے کہ جمہور اہل تفسیر کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ قسم کھائی ہے مدت حیات اور بقا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ نہایت درجہ کی تعظیم اور احسان اور تشریف ہے جیسا کہ محب محبوب کی قسم کھاتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے سر کی یا تیری حیات کی قسم کھاتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا پیدا نہین کیا ہے خدا نے کسی ذات کو اپنے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے گرامی تر اسواسطے کہ قسم یاد کی ہے آپکے حیات کی سوا کسی کیواسطے نہین کی ہے اور کہا ہے ابو الجوزاء نے کہ اجل تابعین سے ہین کہ قسم خدا تعالیٰ کی کسی شخص کی حیات کے ساتھ بجز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقع نہین ہوئی ہے اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گرامی تر اور بزرگ ترین خلق ہین نزدیک اللہ تعالیٰ جل شانہ کے اور

قرطبی نے کہا ہے کہ قسم یاد کرنا اللہ تعالیٰ کا ساتھ حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان صریح ہی کہ ہمکو
جائز ہے کہ قسم کھاوین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات کی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ جو شخص قسم
کھاوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات کی منعقد ہوجاتی ہے اور واجب ہوتا ہے کفارہ اوسکے توڑنے سے اس سبب سے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکن ہین دو رکن شہادت سے اور بعض علما نے کہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی قسم کھاتا آیا ہے اسوقت تک اہل مدینہ منورہ علیٰ ساکنہا الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ قسم کھاتے ہین حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اسطرح کہ قسم ہے اوسکی جسکو چھپایا ہے اس قبر نے یا قسم ہے اوسکی جو اس قبر مین ساکن ہے اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور سوا اسکے قرآن مجید مین اللہ تعالیٰ نے بہت جگہ پر قسم کھائی ہے اپنے حبیب کی چنانچہ
فرمایا ہے مفسرین نے کہ یٰس نام ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قسم ہے یا ندا ہے قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ کی تفسیر مین
فرمایا ہے قٓ سے مراد ہی قوت قلب شریف کہ تحمل تھا اوسکو اللہ تعالیٰ کی مشاہدہ اور مکالمہ کا اور محل قسم مین ہے اور
وَالنَّجْمِ کی تفسیر مین بھی فرمایا ہے علما نے کہ نجم سے مراد ہی قلب اطہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس معنی یہ ہوئے
قسم ہے قلب محمد کی جب غیر خدا سے قطع کر کے مائل ہوتا ہی اللہ جل شانہ کیطرف اور وَالنَّجْمِ کے معنی یہ ہوئے قسم ہے
قلب محمد کی جب غیر خدا سے قطع کر کے مائل ہوتا ہے اللہ جل شانہ کیطرف اور وَالْفَجْرِ کے معنی مین لکھا ہی کہ فجر ہے
ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطے کہ آپ ہی سے نور ظاہر نکلا اور یہی محل قسم عظیم اور یہ بھی کمال شان ہی رسول کریم
ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت الوہیت کو حضرت کی طرف مضاف کر کے قسم یاد کرتا ہے فرماتا ہی فَوَرَبِّکَ قسم
ہے تیرے رب کی صحیب کو اضافت اپنی محبوب کیطرف پسندیدہ ہوتی ہے جو اہل محبت ہین وہ سمجھتے ہین کہ اس قسم سے
کیسی محبوبیت رسول کریم کی ظاہر ہوتی ہے اور قسم کھائی ہے اللہ تعالیٰ نے آپکے مکان کی فرمایا ہی لَآ اُقْسِمُ
بِھٰذَا الْبَلَدِ اور قسم یاد کی ہی آپکے زمان کی فرمایا ہے وَالْعَصْرِ اور قسم کھائی ہے اللہ تعالیٰ نے حضور کے
اعضاء شریف کی فرمایا ہے وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی شان نزول اس سورہ شریف کا تفسیر کبیر مین امام
فخر الدین رازی نے یہ لکھا ہے کہ چند روز بمقتضائے حکمت الٰہی وحی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل نہ ہوئی

در بیان اسکہ اللہ تعالیٰ نے اکثر جا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم قرآن میں فرمائی ہے

در بیان ...

مشرکین نے کہا کہ چھوڑ دیا محمدؐ کے رب نے اونکو اور بیزار ہوگیا اللہ تعالیٰ نے اس سورۂ پاک کو نازل کیا اور رد کیا
اونکے قول کو اور اپنے حبیب کریم کی تسکین کیواسطے اول قسم یاد کی فرمایا قسم ہے ضحی کی اور قسم ہے رات کی جب
ڈھانک لیتی ہے فرمایا ہے مفسرین نے کہ ضحی سے مراد ہے روے پر انوار جناب رسالت اور لیل سے مراد ہے
موے مشک سا جناب نبوت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے تمہارے چہرہ تابانکی اور قسم ہے تمہارے بالونکی جب تمہارے
چہرۂ مبارک کو ڈھانپ لیتے ہین وقت کنگھی کرنیکے موے شریف جو چہرۂ پر انوار پر آجاتے تھے وہ ادا بھی اللہ تعالیٰ
کو محبوب اور پسندیدہ تھی اللہ تعالیٰ اوس ادا کی قسم کھاتا ہے اور بعض مفسرین کہتے ہین کہ ضحی سے مراد ہے سینۂ
پر انوار حضرت نبی کریم کہ محیط انوار الٰہی ہے اور علم اولین اور آخرین اوسمین جمع ہے اور لیل سے مراد ہے صفت
ستاری حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ ڈھانک لیا کرتے تھے حضور کے علم وسیع کو اور باوجود علم کے حضور
لوگونکے پردہ دری نکرتے تھے اور خلق کے عیوبکو چھپاتے تھے یہانتک کہ مدت دراز تک منافقین چھپے رہے
اور حضور نے اونکا حال ظاہر نکیا جب اللہ تعالیٰ کیطرف سے اظہار کے مامور ہوے اوسوقت آپنے اونکا حال ظاہر
کیا اور بعض نے فرمایا ہے کہ اگر ضحی سے وقت صفائی آفتاب اور لیل سے یہی رات مراد لیجاوے تب بھی حقیقت جناب
رسالت ظاہر ہوتی ہے چونکہ ظہور ان سب کا اوسی نور محمدی سے ہوا ہے اسوجہ سے اللہ تعالیٰ اونکی قسم یاد کرتا ہے
اور بعد قسم کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى نہین چھوڑا تجھکو تیرے رب نے اور بیزار
ہوا اس آیہ کریمہ مین اللہ تعالیٰ نے جوابدیا کفار کا کہ وہ جھوٹے اور دروغگو ہین ہمنے تمکو چھوڑا ہی نہیں یہ آیہ بطور تعریض
صاف دلالت کرتی ہے کہ نبی کریم اپنی حقیقت سے ملے ہوے ہین اور اپنے رب سے واصل ہین آپکو کسیحالت مین
اور کسیوقت مین پروردگار سے جدائی نہین ہے بعدہ ارشاد کیا وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى
اور بہر آئنہ آخر تمہارا بہتر ہے تمہارے واسطے اول سے آخر سے مراد ہین وہ مراتب اور درجات اور نعمتین جو اللہ تعالیٰ
نے آپکے واسطے مقرر کر رکھی ہین حشر کے دن اونکا ظہور ہوگا وہ بہتر ہین اون مراتب اور درجات سے جو دنیا
مین حضور کو دیے گئے ہین اسواسطے کہ دنیا تنگی کی جگہ ہے فضائل رسولکریم کے بعید ہین اسمین سمانیکی گنجائش نہ تھی

اسلیے ظہور اوسکا اوس عالم کیواسطے اوٹھا رکھا گیا ہے وہ عالم شرح اور بسط کا ہے اوس روز اللہ تعالے
کی آیات جلی کا مشاہدہ ہوگا عرش عظیم اور دوزخ اور جنت اور ملائکہ کل سامنے دکھائی دینگے اور مومنین
کی بصارتکو اللہ تعالی وہ وسعت دیگا کہ لقائے الٰہی اونکو حاصل ہوگی پس اوسوقت مین کہ آیات کبری
اللہ تعالی کے مشاہدہ ہونگے اوسیوقت مراتب اور مدارج جناب نبوت کی بھی کما حقہ ظاہر ہونگے اب
بعض فضائل حضور کے جو دنیا مین ظاہر تھے اور ہین بیان ہوتے ہین اس غرض سے تاکہ اہل اسلام کو معلوم
ہوجاوے کہ مراتب اور مدارج دنیوی حضور کے جو آپکے مراتب اور مدارج اخروی سے کمتر ہین فی نفسہ تمام اعلی ہین کہ
تمام انبیا علیہم السلام کے مراتب اور مدارج اوسکے مقابل مین حکم پاسنگ کا رکھتے ہین منجملہ اوسکے ایک مرتبہ
یہ ہے رسالت نبی کریم کا کل انبیا کی رسالت فقط بعض اقوام بنی آدم کیواسطے تھی اور حضور کی رسالت عام ہے
تمام خلق خدا کو شامل ہے چنانچہ اللہ تعالی اپنے تئین رب العالمین اور رسول کریم کو وما ارسلناک
الا رحمۃ للعالمین ارشاد کرتا ہے پس جیسا اللہ تعالی جلشانہ رب ہے تمام عالم کا ویسے ہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم رسول ہین تمام عالم کے اسیوجہ سے جسطرح یہ تمام خلق یہانتک کہ حیوانات اور نباتات
اور جمادات جو اہل ظاہر کے نزدیک بیعقل ہین وہ سب بھی اللہ تعالی کی الوہیت اور ربوبیت کو پہچانتے ہین
اور اوسکے مطیع ہین اسیطرح وہ سب نبی کریم کی رسالت سے واقف ہین اور حضور کے فرمانبردار
ہین چنانچہ محقق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جسطرح انسان مطیع اور مسخر اور منقاد اوامر دین اور
شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین مسلمانونسے کہ قدر سعادت اونکے نام پر ثبت ہے ایسے ہی تمام
حیوانات کہ مطیع اور منقاد حضرت الوہیت جل جلالہ کے امر ارادی کے ہین بطریق اعجاز و خرق عادت
کے منقاد اور مطیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالی نے اونکو کردیا ہے اسیوجہ سے بعض ارباب
تحقیق اور اہل باطن نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافہ خلق حیوانات اور نباتات اور
جمادات پر بھی مبعوث ہین لیکن چونکہ وہ دائرہ عقل اور تکلیف احکام شرعی سے باہر ہین لہذا اونپر بجز اطاعت

ثبوت حیوانات اور جمادات اور نباتات کا اطاعت نبی کریم

اور ایمان اور شہادت کے ساتھ صدق رسالت کے نہین آیا ہے اور نسبت معصیت کے اونکی جانب نہین ہے مثل انسان کے چنانچہ حیوانات کے حالین مروی ہے انس ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک انصاری کے اہل بیت کے پاس اونٹ تھا اوسپر وہ پانی لاتے تھے اونہوننے حاضر ہوکر خدمت بابرکت مین عرض کیا یا رسول اللہ ایک اونٹ تھا ہمارا کہ ہم اوسپر پانی لاتے تھے اب وہ سرکشی اور سختی کرتا ہے ہمسے اور اپنی پیٹھ پر کچھ رکھنے نہین دیتا ہے اور ہماری زراعت کے درخت پیاسے ہین یعنی ضرورت اونکو پانی کی ہے سرور عالم اوٹھ کھڑے ہوے اور صحابہ کیساتھ اوس اونٹ کیطرف روانہ ہوے اور باغ مین جاکر کھڑے ہوے اور اونٹ اوس باغ کی ایک گوشہ مین بیٹھا تھا لوگوننے عرض کیا یا رسول اللہ یہ اونٹ مثل کتے کے کاٹنے لگا ہے ہم ڈرتے ہین کہ ایسا نہو حضور کو ایذا پہونچے ارشاد ہوا مجھے اوس سے کچھ باک نہین ہے پس جب وس اونٹ نے جناب سید عالم کو دیکھا آپکیطرف منہ کیا اور سجدہ مین گر پڑا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی پیشانی کے بال پکڑ لیا اور نعلین اوسکو کر لیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حیوانات بےعقل آپکو سجدہ کرتے ہین ہم سجدہ کرنیکے سزاوار تر ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بشر سزاوار نہین ہے کہ بشر کو سجدہ کرے اور اگر یہ امر درست ہوتا تو مین حکم کرتا عورتون کو شوہرونکو سجدہ کرین اسوجہ سے کہ حق مرد کے عورت پر بڑے ہین روایت کیا اسکو احمد اور نسائی نے اور بعض روایت مین ہے کہ اس مقام پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اور آسمان مین کوئی چیز ایسی نہین ہے کہ نجانے مجھکو کہ مین رسول خدا ہون مگر گنہگار جن اور انسان اور ایک روایت مین ہے کہ وہ لوگ چاہتے تھے کہ اوس اونٹ کو ذبح کرین اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی اور ایک روایت مین ہے کہ اونٹ آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اوسنے گردن رکھدی اور اپنی آواز سے فریاد کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے سرہانے کھڑے ہوگئے اور صاحب شتر سے فرمایا اسکو میرے ہاتھ بیچ ڈال اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ یہ حضور کے پیشکش ہے لیکن یہ اونٹ ایسے لوگونکا ہے کہ سوا اسکے کوئی معیشت نہین رکھتے ہین حضرت نے فرمایا یہ اونٹ شکایت کرتا ہے کہ تم اس سے کام بہت لیتے ہو اور کھانیکو کم دیتے ہو احسان کرو اس پر

اور اسکے حقوقنکو نگاہ رکھو فرمایا ہے شیخ نے مدارج مین کہ یہ حدیث متعدد طریقونسے الفاظ مختلف کے ساتھ وارد ہوئی ہے اور صحیح ہے اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اور عمر رضی ایک انصاری کے باغمین آئے وہان ایک بکری تھی اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا صدیق اکبر نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم زیادہ سزاوار ہین کہ آپکو سجدہ کرین حضور نے فرمایا سزاوار نہین ہے بشر کو کہ بشر کو سجدہ کرے اور ایکبار ایک اونٹ جناب سرور عالم کے پاس حاضر ہوا اور قوم کی شکایت کی کہ یہ لوگ عشا کی نماز سے پہلے سو رہتے ہین مین ڈرتا ہون کہ ایسا نہو اللہ تعالی اس قوم پر عذاب کرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگونکو بلایا اور قبل عشا کے سونیکی ممانعت فرمائی اور ام المومنین محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ میرے گھر مین ایک بکری تھی جب حضرت گھر مین ہوتے تھے اوسکو سکون رہتا تھا اور آرام سے رہتی تھی اور جب حضور باہر تشریف لیجاتے تھے پریشان اور بیقرار ہو جاتی تھی اور آتی تھی اور جاتی تھی اور مروی ہے کہ حضور اونٹ قربانی کرتے تھے ایک اونٹ دوسرے اونٹ کو ہٹاتا تھا اور خود حضور کے قریب آتا تھا کہ پہلے حضور اوسکو ذبح کرین سبحان اللہ جانورونکو یہ محبت تھی خدا کے حبیب کے ساتھ ہملوگونکو چاہیے کہ اتنی تو محبت حضور کی پیدا کرین اور مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک ایک گوسفند کی پیٹھ پر پھیرا کہ نر اوسکو نہ پہونچا تھا تھن اوسکے دودھ سے بھر گئے حضور نے دودھ دوہا خود پیا اور صدیق اکبر کو پلایا امام احمد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اونھون نے کہ ایک بھیڑیا ایک بکری پر دوڑا اور اوسکو پکڑ لیا پھر اوسکو چرواہا دوڑا اور بکری کو بھیڑیے سے چھین لیا وہ بھیڑیا دم پر بیٹھ گیا جیسے درندے بیٹھتے ہین اور کہا خدا سے تو نہین ڈرتا چھینتا ہے مجھسے اوس رزق کو جو خدا نے میری طرف پہونچایا ہے کہا چرواہے نے عجب ہے کہ بھیڑیا آدمیونکا سا کلام کرتا ہے اوسنے جواب دیا کہ آیا مین تجھکو اس سے بھی بڑھکر عجیب امر کی خبر دون محمد صلی اللہ علیہ وسلم یثرب مین خبر دیتے ہین گذری ہوئی باتونسے اور لوگ اونکی طرف رغبت نہین کرتے ہین پس اوس چرواہے نے اپنی بکریونکو ایک گوشہ مین ہنکا دیا اور مدینہ مین حاضر ہوکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمتمین اور حال عرض کیا حضور نے حکم دیا اذان کہی گئی جب لوگ جمع ہوئے حضرت نے فرمایا اوس چرواہے

کہ جو تو نے سنا ہی اور دیکھا ہے بیان کر اور ایسا ہی روایت کیا ہے بیہقی نے ابن عمر سے اور ابو نعیم نے حضرت انس سے اور ابو ہریرہ کی روایتین بسند صحیح یہ مضمون ہے کہ کہا اوسی بھیڑیے نے یعنی چرواہے کے جواہمین عجیب تر اس سے یہ ہے کہ ایک مرد درمیان حرمین کے درختونکی خبر دیتا ہے جو کچھ گذر گیا ہے اور جو کچھ ہونیوالا ہی اور وہ چرواہا یہودی تھا پس حضرت کیخدمتمین حاضر ہوا اور حال بیان کیا اور ایمان لایا اور بعض طرق حدیث مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا اوس بھیڑیے نے چرواہے سے کہ حال تیرا مجھسے زیادہ عجیب ہے کہ قائم ہے اپنے زعم پر اور چھوڑ دیا ہے تو نے خدا کے ایسے رسول کو کہ مبعوث نہین ہوا اوس سے زیادہ بڑے مرتبہ والا خدا کے نزدیک تحقیق کھولدیے گئے ہین اوسکے واسطے دروازے جنت کے اور مشرف ہوے ہین اہل جنت اونکے یارونکے ساتھ اور منتظر ہین اوسکے قتال کے یعنی ملائکہ اور حور اور غلمان بہشت کے مشتاق ہین اونکے کہ وہ جنت مین آوین اور انتظار کرتے ہین اونکے لڑنیکا کفار کے ساتھ کہ کب وہ شہید ہون اور بہشت مین آوین اور کہا اوس بھیڑیے نے کہ میرے اور اونکے درمیان نہین ہی پہاڑ حائل ہے اس پہاڑ سے اوتر کر جا اور خدا کے لشکر مین ہو جا چرواہے نے کہا میرے جانور کون چراوے اوسنے کہا مین چراتا ہون پس وہ چرواہا حضور کیخدمت بابرکت مین حاضر ہوا اور ایمان لایا اور ذبح کی ایک بکری اوسنے اوس بھیڑیے کیواسطے ابو سفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ سے منقول ہے کہ اونہونے دیکھا کہ ایک بھیڑیا ہرن پر دوڑا ہرن بھاگا جب وہ ہرن حرم کی حد مین آگیا بھیڑیا پلٹ گیا وہ دونو متعجب ہوے بھیڑیے نے کہا عجب تر اس واقعہ سے یہ ہی کہ محمد ابن عبد اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین بلاتے ہین تمکو جنت کیطرف اور بلاتے ہو اونکو نار کیطرف ابو سفیان نے صفوان سے کہا قسم ہے لات و عزا کی اگر تو اس روایت کو مکہ مین بیان کریگا عورتین مکہ کی بھیڑ دونکی رہجاوینگی یعنی کل مرد یہ سنکر مدینہ کو جا کر مسلمان ہو جاوینگے اور روایت کیا ہے شفا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک محفل صحابہ مین بیٹھے تھے ناگاہ ایک اعرابی بنی سلیم کا آیا اور اوسنے سوسمار کا شکار کیا تھا اوسکو اپنی آستین مین رکھا تھا کہ مکان پر لیجا کر بھونکر کھاوے جب اوس اعرابی نے جماعت کو دیکھا پوچھا یہ کون ہین

جو جماعت کے ساتھ بیٹھے ہیں لوگونے کہا رسول خدا ہیں اوسنے سوسمار کو آستین سے نکالا اور کہا قسم ہے بت
و عزیٰ کی مین ایمان نلاؤنگا جبتک یہ سوسمار تم پر ایمان نلاویگا اور اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
آگے ڈالدیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو آواز دی یا ضب ای سوسمار اوسنے بزبان فصیح جواب دیا
ایسا کہ سبنے سنا لبیک وسعدیک پس فرمایا جناب سرور عالم نے تو کسکی عبادت کرتا ہے کہا
اوسنے ایسے خدا کی کہ آسمان مین ہے عرش اوسکا اور زمین پر ہے سلطنت اوسکی اور دریا مین ہے راہ اوسکی اور جنت
مین ہے رحمت اوسکی اور آگ مین ہے عقاب اوسکا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مین کون ہون اوسنے کہا رسول خدا
اور رسول رب العالمین اور خاتم النبیین ہو بہرآئنہ فلاح پائی اوسنے جسنے تمکو سچا جانا اور خوار ہوا وہ جسنے
تمکو جھٹلایا پس مسلمان ہوگیا وہ اعرابی اور ائمہ حدیث نے بطریق متعددہ اس روایت کو نقل کیا ہے اور
شفا مین ام سلیم سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحرا مین پھرتے تھے ناگاہ سنی آواز ایک
ہاتف کی تین مرتبہ یا رسول اللہ حضور نے اوسطرف نگاہ کی دیکھا کہ ایک ہرنی بندھی ہوئی قید مین پڑی ہے اور
اعرابی اوسکو کپڑے مین لپیٹے ہے فرمایا حضور نے ہرنی سے کیا حاجت ہے تجکو اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ اس اعرابی نے
مجھکو پکڑا ہے اور میرے دو بچہ ہین اس پہاڑ مین مجھکو آپ رہا کردین تاکہ مین جا کر اونکو دودہ پلا کر پھر چلی آؤن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی کریگی پلٹ آویگی تو اوسنے عرض کیا اگر مین پلٹ نہ آؤن اللہ تعالی
مجھپر عذاب کرے حضور نے اوسکو چھوڑ دیا وہ گئی اور پھر آئی آپنے اوسکو باندہ دیا بعدہ اعرابی جاگا اور کہا یا رسول اللہ کچھ حاجت
ہے آپکو فرمایا حاجت یہ ہے کہ اسکو چھوڑ دے اعرابی نے اوسکو چھوڑ دیا وہ ہرنی صحرا مین دوڑنے لگی اور خوشی سے
اپنے پیرونکو زمین پر مارتی تھی اور کہتی تھی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد الرسول اللہ اور روایت کیا ہے
ابن عساکر نے کہ جب فتح کیا رسول کریم نے خیبر کو ایک حمار نے کلام کیا حضور نے پوچھا تیرا نام کیا ہے اوسنے کہا
یزید بن شہاب اور عرض کیا اوسنے اللہ تعالی نے میرے دادہ کی نسل سے سات حمار پیدا کیے اونمین سے کسی پر
سوا پیغمبر کے کوئی سوار نہین ہوا مین امید رکھتا تھا کہ آپ مجھپر سوار ہون اب باقی نہین ہے میری جد کی نسل سے

سواے میرے اور انبیا مین سے سوا آپکے کوئی باقی نہین ہے مین آپسے پہلے ایک یہودی کے پاس تھا اور قصدًا
سواری مین لنگڑاتا تھا اور وہ یہودی مجھکو بھوکا رکھتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا نام یعفور رہے
اور وہ رہا کیا حضور کی خدمت مین حضور یعفور کو جسکو بلانا ہوتا تھا اوسکے دروازے پر بھیجدیتے تھے یعفور اپنے سر سے
اوسکا دروازہ کھٹکھٹاتا تھا اور جب وہ شخص نکلتا تھا اشارہ کرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمکو بلاتے ہین چنانچہ جب سرور عالم نے اس عالم سے پردہ کیا بسبب حضور کے صدمہ فراق کے یعفور نے ابی ہیثم
بن سہان کے کنوئین مین اپنے کو گرادیا سبحان اللہ کیا سچا عاشق تھا کہ فراق محبوب مین جان دیدی اور مروی ہے
کہ سفینہ مولاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر سے چھوٹ گئے اور راہ بھولگئے صحرا مین ایک شیر اونکو ملا اونہون نے
کہا مین ہون مولاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس اوس شیر نے اونکو اشارہ سے راہ بتادی اور یہ بہت بڑا معجزہ
ہے نبی کریم کا کہ حضور کے غلامون کے ساتھ جانورون کی یہ کیفیت تھی اور ابن وہب روایت کرتے ہین کہ فتح مکہ کی
دن جب حضور مکہ مین داخل ہوئے ہین مکہ کے کبوترون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا حضور نے دعاء برکت
اونکو دی جسطرح حیوان حضور کے مطیع اور منقاد تھے اسیطرح نباتات بھی حضور کی طاعت کرتے تھے اور
آپکے رسالت کی شہادت دیتے تھے حضرت ام المومنین محبوبۂ رسول کریم سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب مجھپر وحی بھیجی گئی جسدرخت اور پتھر پر مین گذرتا تھا وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ
اور سیدنا علی مرتضی سے مروی ہے اونہون نے فرمایا کہ تھا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ
مین پس باہر آئے ہم بعض نواح مکہ مین جو پہاڑ اور درخت سامنے آتا تھا کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ
روایت کیا اسکو ترمذی نے اور حاکم نے مستدرک مین چند اسناد سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے
کہا ہے اونہون نے کہ مین ایک سفر مین ہمراہ تھا رسول خدا کے ایک اعرابی سامنے آیا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے قریب پہونچا حضرت نے اوس سے پوچھا کہان جاتا ہے اوسنے جواب دیا کہ اپنے اہل کیطرف حضور نے فرمایا آیا تجھکو کچھ خیر
کیجانب رغبت ہے اعرابی نے کہا وہ خیر کیا ہے حضور نے ارشاد کیا شہادت اسکی کہ تحقیق نہین ہے کوئی معبود

مگر اللہ تعالی جو وحدہ لاشریک ہے اور محمد اوسکے بندہ اور رسول ہین اعرابی نے کہا یہ جو آپ فرماتے ہین اسپر کوئی گواہ ہے حضور نے فرمایا یہ درخت میرا گواہ ہے اور اوس درخت کو حضور نے بلایا اور وہ صحرا کے کنارہ پر تھا پس وہ زمین کو پھاڑتا ہوا آیا اور حضور کے سامنے کھڑا ہو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے شہادت طلب کی تین بار اوسنے شہادت دی بعدہ پھر اپنی جگہ پر چلا گیا اور مروی ہے کہ جنگ احد مین جب کفار نے رخسارہ مبارک کو خون آلودہ کیا اور دندان مبارک کو آزار پہونچایا حضور ایک گوشہ مین غمگین ہو کے بیٹھے تھے جبرئیل علیہ السلام آئے اور حال پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غمگین پایا عرض کیا آیا چاہتے ہین آپ کہ مین ایک نشانی آپکو دکھاؤن کہ سبب ہو تسلی خاطر شریف کا اور دیکھا اونہوں نے ایک درخت کیطرف جو میدان کے پیچھے تھا اور کہا بلاوین آپ اس درخت کو پس بلایا حضور نے اوسکو وہ چلا اور خدمت شریف مین حاضر ہوا اور کھڑا ہوا جبرئیل نے کہا حکم کرین آپ کہ پلٹ جاوے اپنی جگہ پر حضور نے حکم دیا اور وہ اپنی جگہ پر پلٹ گیا فرمایا حضور نے حسبی حسبی کافی ہے مجھکو کافی ہے مجھکو یعنی عظمت اور اقتدار اور برگزیدگی جو اللہ تعالی نے مجھکو دی ہے روایت کیا اسکو دارمی نے حضرت انس سے اور بریدہ اسلمی سے منقول ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک معجزہ طلب کیا حضور نے اوس اعرابی سے فرمایا کہ اس درخت سے کہدے کہ تجھکو خدا کے رسول نے بلایا ہے پس وہ درخت جھکا اپنے داہنی اور بائین اور آگے اور پیچھے سے پس اوکھڑ گئین جڑین اوسکی اور آیا اس صورت سے کہ پھاڑتا تھا زمین کو اور کھینچتا تھا اپنی جڑونکو اور کھڑا ہوا حضور کے سامنے اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ اعرابی نے کہا آپ حکم کرین اس درخت کو کہ اپنی جگہ پر پلٹ جاوے پس وہ درخت اپنی جگہ پلٹ گیا اور اوسکی جڑین اپنی جگہ پر بیٹھ گئین اعرابی نے کہا حضرت سرور عالم سے کہ آپ مجھکو اذن دین کہ مین آپکو سجدہ کرون حضور نے اسکا اذن ندیا پھر عرض کیا اوسنے کہ آپ اذن دین کہ مین آپکے ہاتھ اور پاؤن پر بوسہ دون اسکی اجازت دی اور منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر مین شب تاریک مین ایک اونٹ پر سوار خواب آلودہ ایک درخت پر پہونچے وہ دو ٹکڑے ہو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سلامتی کے ساتھ اوسمین سے گذر گئے اور وہ درخت ویسا ہی دو ٹکڑے رہا اور وہ درخت سدرۃ النبی کرکے معروف تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے

کہا اونہوں نے کہ ایک اعرابی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہا مین کیونکر جانون کہ تم رسول خدا ہو حضور نے فرمایا اسطرح کہ مین اس خرمے کی شاخ کو بلاتا ہون کہ گواہی دے میری رسالت کی پس بلایا حضور نے اوس شاخ کو وہ درخت سے جدا ہوئی اور گر پڑی فرمایا حضور نے پلٹ جا اپنی جگہ پر اور وہ اپنی جگہ پر گئی مسلمان ہو گیا وہ اعرابی روایت کیا اسکو ترمذی نے اور صحیح کیا جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہا اونہون نے کہ ہم ایک صحرای کشادہ مین اوترے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کو تشریف لیگئے اور مین بھی حضور کے پیچھے چلا پانی لیکر حضور نے کوئی جگہ آڑ کی نہ دیکھی دو درخت تھے کنارہ وادی پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کیطرف گئے اور ایک شاخ اوسکی شاخون مین سے پکڑی اور فرمایا اطاعت کر میری باذن اللہ عز وجل پس مطیع ہو گیا وہ درخت مانند اوس اونٹ کے جسکے ناک مین مہار ہوتی ہے اور دوسرے درخت کے پاس گئے اور اوسکو بھی کھینچ لائے اور فرمایا ملجاؤ میرے واسطے پس ملگئے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضور نے اے جابر کہدے اس درخت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ملجا اپنے صاحب سے تاکہ مین تمہارے پیچھے یعنی تمہاری آڑ مین بیٹھون جابر کہتے ہین پس گیا مین اور درخت سے حضور کا ارشاد بیان کیا پس وہ ملگیا اپنے صاحب سے یعنی دوسرے درخت سے پس بیٹھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پیچھے اور مین نکل آیا اور دور جا کر بیٹھا اور دیکھنے لگا اور اپنے جی سے باتین کرنے لگا ناگاہ جب التفات کیا مین نے دیکھا کہ حضور تشریف لاتے ہین اور وہ دونو درخت ایک دوسرے سے جدا ہو کر اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہین اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہین کہ بعض سفرون مین حضرت سید عالم نے مجھسے فرمایا آیا دیکھتا ہے تو رسول خدا کی حاجت کیواسطے کوئی جگہ عرض کیا مین نے صحرا مین کوئی جگہ آدمیون سے خالی نہین ہے فرمایا کوئی درخت یا کوئی پتھر دیکھتا ہے تو عرض کیا مین نے دیکھتا ہون درختونکو ایک دوسرے سے قریب ارشاد ہوا جا اور کہدے ان درختون سے کہ رسول خدا حکم فرماتے ہین تمکو آؤ رسول خدا کی حاجت کیواسطے اور پتھرون سے بھی ایسا ہی کہدے مین گیا اور حکم جناب سید عالم اونکو پہونچایا قسم ہے خدا کی جسنے بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ دیکھا مین نے درختونکو کہ ایک دوسرے کے قریب آ گئے اور دیکھا مین نے

پتھرونکو آپسمین جڑ گئے جب حضور نے حاجت سے فراغت کی فرمایا کہدے انسے کہ ایک دوسرے سے جدا ہو جاوین اور
حدیث عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین ہے کہ کہا گیا کیا چیز ہو کہ تمہاری شہادت دیتی ہے یعنی شہادت
رسالت کی فرمایا حضور نے یہ درخت شہادت دیتا ہے اور حکم فرمایا اوس درخت سے کہ آ پس آیا وہ درخت
اور شہادت دی ایک جماعت کثیر نے بڑی صحابہ سے اتفاق کیا ہے اسپر رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین
اور جسطرح نباتات حضور کے مطیع اور فرمان بردار تھے ویسی ہی جمادات بھی آپکی اطاعت کرتے تھے
چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد کیا ہی کہ ہر ایک درخت اور پتھر مجھسے کہتے تھے السلام علیک
یا رسول اللہ اور حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت سیدنا علی مرتضی سے بھی سلام کرنا درختون اور پتھرونکا
مروی ہے اور اوپر بند کو ہو چکا ہے اور سجدہ کرنا پتھرونکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حدیث مین مروی
ہے اور مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آئینہ پہچانتا ہون
اوس پتھر کو کہ مکہ مین ہا سلام کرتا تھا مجھپر قبل اسکے کہ مبعوث ہوؤن بعضے کہتے ہین کہ وہ پتھر حجر اسود ہے
اور بعضے اوس پتھر کو کہتے ہین جو ایک رستہ مین مکہ معظمہ کے جو حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ
عنہا کے مکان سے بیت اللہ شریف کو آیا ہے ایک دیوار مین چنا ہوا ہے اور مثل زبان کے تھوڑا دیوار سے
باہر نکلا ہے اور اوسکو حجر متکلم کہتے ہین لوگ اوسکی زیارت کرتے ہین اور برکت لیتے ہین اوسکی لمس سے اور
اہل مکہ قدیم سے اسکے قائل ہین اور حجر متکلم کے مقابلہ پر دوسری دیوار مین اثر بنا ہوا ہی حضرت سرور عالم کے
کہنی کا اور کہتے ہین اہل مکہ کہ سید عالم اس پتھر پر کہنی کا تکیہ لگا کر بیٹھے تھے اور بھی اس قسم کے آثار اوس دیار
پر انوار مین پائے جاتے ہین چنانچہ مکہ معظمہ مین ایک پہاڑ ہے کہ حضور اوسپر بکریان چراتے تھے بنگیا ہی اوسمین
ماثر حضور کے دونون قدم شریف کا علمانے کہا ہی کہ اللہ تعالی نے پتھر اور لوہے کو نرم کر دیا تھا انبیا علیہ السلام
کیواسطے اور بیہقی نے دلائل مین اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
عم مکرم حضرت عباس سے کہ نجانا تم اور تمہاری لڑکے اپنے گھر سے مین آتا ہون تمہاری یہان مجھکو تمسے کچھ

کا منتظر رہا یہانتک کہ تشریف لائے رسول کریم اونکے پاس چاشت کیوقت اور فرمایا السلام علیکم عباس اور اونکی اولاد نے جوابدیا علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکر صبح کی تمنے اونہوں نے عرض کیا صبح کی ہمنے خیر کے ساتھ الحمد للہ حضرت نے فرمایا ایکدوسیر سے قریب ہو جاؤ اور باہم ملجاؤ اور جب ہو رہے دی اونکو حضور نے اپنی چادر اور دعا کی ای رب یہ میرا چچا ہے اور یہ میرے اہلبیت ہین چھپا انکو آتش دوزخ سے جیسے مین نے انکو چھپایا ہے اس چادر مین پس اونکی چوکھٹ اور دیوارونسے آواز آئی آمین آمین آمین اور مروی ہے کہ ایک سفر مین عقیل ابن ابیطالب حضور کیسے ہمراہ تھے اور پیاسے ہوئے حضور نے اونکو ایک پہاڑ پر بھیجا اور فرمایا اس پہاڑ سے کہو کہ مجھکو پانی دے وہ پہاڑ گویا ہوا اور کہا کہ پیغمبر خدا سے کہو کہ جس روز سے یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ یعنے انسان اور پتھر جہنم کا ایندہن ہونگے اسقدر رویا ہون کہ مین خدا کے ڈر سے کہ پانی میرے اجزا مین نہین رہا ہے اور ستون مسجد شریف کا رونا حضور کے فراق سے بہت کثرت سے حدیثون مین بہت سے صحابہ سے مروی ہے روایت کرتے ہین کہ مسجد شریف مسقف تھی خرمے کے درختونکے ستونوں پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل ممبر شریف طیار ہونیکے اون ستونون مین سے ایک ستون سے تکیہ لگاکر خطبہ پڑہنے کو کھڑے ہوتے تھے جب ممبر شریف بنا حضور ممبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اوس ستون نے مفارقت کی پس سنی گئی اوس ستون سے ایک آواز مثل آواز ناقہ کے اور حضرت انس کی روایت مین ہے کہ اوسکی آواز سے مسجد شریف ہلگئی اور بہت روئے لوگ اسوجہ سے کہ ایک عجیب حال اوس کا دیکھا اور ایک روایت مین ہے کہ پھٹ گیا ستون پس رکھا جناب سید عالم نے اپنا اوپر دست مبارک اور کنار شریف مین اوسکو لیا وہ ساکت ہوگیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ستون اسوجہ سے رویا کہ گم کیا ذکر خدا کو اگر مین اسکو کنار مین نہ لیتا تو ایسا ہی قیامت تک رہتا یعنی رویا کرتا بسبب اظہار حزن فراق نبوی کے اور حکم دیا حضور نے کہ دفن کر دیا جاوے یہ ممبر شریف کے پیچھے اور نماز پڑہتے تھے حضور اوس کیطرف اور ایک روایت مین ایا ہے کہ حضور نے اوس ستونکو بلایا وہ خدمت شریف مین حاضر ہوا درحالیکہ پھاڑتا تھا زمین کو پس کنار مبارک مین لیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا پھر جا اپنی جگہ پر اور حضرت بریدہ کی حدیث

ہین ہے کہ ارشاد کیا حضور نے اوس ستون سے اگر تجکو منظور ہو تو جس باغ مین تو تھا اوسی جگہ تجکو بٹھا دون جڑین
تیری نکل آوین اور تو کامل ہوجا اور تیری شاخین تر ہوجاوین اور میوہ پیدا ہوا اور چاہی تو بٹھا دون تجکو
جنت مین تاکہ خدا کے دوست تیرا میوہ کھاوین بعدہ آپنے اوسکی طرف گوش کیا تاکہ سنین جو کیا کہتا ہے
پس فرمایا کہتا ہی یہ کہ بٹھا دین آپ مجھکو بہشت مین تاکہ کھاوین میوہ میرا خدا کے دوست اور ہو نہین اسمین اسکا بین
کیرا نا نہون اور نہ مشون اوسمین اور سنا اسکا اصل کلام کو اون لوگو نے جو اوسکے قریب تھے فرمایا حضور نے
ایسا ہی کیا مین نے اور ارشاد کیا کہ اختیار کیا اوسنے دار بقا کو دار فنا پر سبحان اللہ کیا اقتدار اور اختیار دیا تھا
اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو کہ ایک چوب خشک کو جنت مین پہونچا دیا اور جنت کا درخت کر دیا کیا کچھ تصرف
باذن اللہ جاری تھے جناب سید عالم کی مخلوق علوی مین اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ روایت کیا ہی
حضرت انس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ جبل احد پر چڑہے احد ہلگیا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر سے اوسپر ٹھوکر ماری اور فرمایا اپنی جگہ پر ساکن رہ اے احد نہین ہے تجھپر مگر نبی اور صدیق
اور دو شہید روایت کیا اسکو احمد اور بخاری اور ترمذی اور ابو حاتم نے اور مروی ہے حضرت سیدنا غنی
ذی النورین رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل ثبیر پر کہ مکہ کا پہاڑ ہے تشریف رکھتے تھے اور
حضور کے ساتھ ابوبکر اور عمر تھے اور مین تھا پس ہلا پہاڑ یہانتک کہ گرے پتھر اوسکی پستی مین حضور نے ٹھوکر ماری
پائے مبارک سے اوس پہاڑ پر اور فرمایا اپنی جگہ پر ٹھیر رہ اے ثبیر نہین ہے تجھپر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید روایت کیا
اسکو بخاری اور احمد اور ترمذی اور ابو حاتم نے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جبل حرا پر جو ایک مکہ کا پہاڑ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتداے وحی مین وہان مشغول رہتے تھے
اور وحی حضور پر وہان نازل ہوئی ہے اور ساتھ تھے آپکے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہ اور زبیر پس
جنبش کی حرا نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساکن رہ اے حرا نہین ہے تجھپر مگر نبی یا صدیق یا شہید اور
مروی ہے کہ جب کفار قریش نے تلاش کی حضور کی عرض کیا جبل ثبیر نے نیچے اوتر آوین آپ اے رسول خدا کہ اسکے

مین ہے کہ ارشاد کیا حضور نے اوس ستون سے اگر تجکو منظور ہو تو جس باغ مین تو تھا اوسجگہ تجکو بٹھادون جہان تیری نکلی آوین اور تو کامل ہوجا اور تیری شاخین تر ہو جاوین اور میوہ پیدا ہوا اور چاہی تو بٹھادون تجھکو جنت مین تاکہ خدا کے دوست تیرا میوہ کھاوین بعدہ آپنے اوسکیطرف گوش کیا تاکہ سنین وہ کیا کہتا ہے پس فرمایا کہتاہی یہ کہ بٹھادین آپ مجھکو بہشت مین تاکہ کھاوین میوہ میرا خدا کے دوست اور ہوجاؤن ایسی جگہ کہ پرانا نہون اور نہ مٹون اوسمین اور سنا اوسکا اصل کلام کو اون لوگون نے جو اوسکے قریب تھے فرمایا حضور نے ایساہی کیا مین نے اور ارشاد کیا کہ اختیار کیا اوسنے دار بقا کو دار فنا پر سبحان اللہ کیا اقتدار اور اختیار دیا تھا اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو کہ ایک چوب خشک کو جنت مین پہونچادیا اور جنت کا درخت کر دیا کیا کچھ تصرف باذن اللہ جاری تھے جناب سید عالم کی مخلوق علوی مین اللھم صل وسلم وبارک علیہ روایت کیا ہی حضرت انس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ جبل احد پر چڑہے احد ہلگیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیر سے اوسپر ٹھوکر ماری اور فرمایا اپنی جگہ پر ساکن رہ اے احد نہین ہے تجھپر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید روایت کیا اسکو احمد اور بخاری اور ترمذی اور ابو حاتم نے اور مروی ہے حضرت سیدنا غنی ذی النورین رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل مثبیر پر کہ مینا کا پہاڑ ہے تشریف رکہتے تھے اور حضور کے ساتھ ابوبکر اور عمر تھے اور مین تھا پس ہلا پہاڑ یہانتک کہ گرے پتھر اوسکی پستی مین حضور نے ٹھوکر ماری پائے مبارک سے اوس پہاڑ پر اور فرمایا اپنی جگہ پر ٹھیر رہ اے ثبیر نہین ہے تجھپر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید روایت کیا اسکو بخاری اور احمد اور ترمذی اور ابو حاتم نے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل حرا پر جو ایک مکہ کا پہاڑ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے وحی مین وہان مشغول رہتے تھے اور وحی حضور پر وہان نازل ہوئی ہے اور ساتھ تھے آپکے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ پس جنبش کی حرا نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساکن رہ اے حرا نہین ہے تجھپر مگر نبی یا صدیق یا شہید اور مروی ہے کہ جب کفار قریش نے تلاش کی حضور کی عرض کیا جبل ثبیر نے نیچے اوتر آوین آپ اے رسول خدا کہ مین اسکے سطح

کہ مین ڈرتا ہون ایسا نہو کہ دشمن آپکو مجھپر شہید کرین اور اللہ تعالی مجھپر عذاب کرے پس کہا جبل حرا نے مجھپر آجایئے آپ ای رسولخدا کے ثبیر اور حرا دونون پہاڑ مکہ معظمہ مین ایک دوسرے کے مقابل ہین اور فرمایا ہے علما نے کہ یہ جنبش کرنا پہاڑونکا بسبب مسرت اور خوشی کے تھا اور تسبیح کی ہے پتھر کی ٹکڑون نے حضور کے دست مبارک مین چنانچہ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ اوٹھا لین رسولکریم نے ایک مٹھی بھر کنکریان پس تسبیح کی اونہون نے حضور کے دست مبارک مین اور سنا ہمنے تسبیح کو پھر ڈالدیا حضور نے اونکو صدیق اکبر کے ہاتھ مین تسبیح کی اونہون نے پھر دیدیا آپنے اونکو میرے ہاتھ مین اونہون نے تسبیح نکی اور روایت کی گئی ہے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہا اونہون نے کہ آیا مین ایکروز دوپہر کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھا مین نے کہ حضور بیٹھے ہین اور کوئی شخص حضور کے نزدیک نہین ہے اور گویا دیکھتا ہون مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ حالت وحی مین ہین سلام عرض کیا مین نے آپنے سلام کا جوابدیا اور پوچھا کیا چیز تمکو لائی یہان اے اباذر عرض کیا مین نے خدا اور رسول خدا کا رسول مجبر جانیوالے ہین فرمایا آپنے بیٹھجا پس بیٹھ گیا مین حضور کے پہلوے شریف مین درحالیکہ نہ پوچھتا تھا مین کچھ حضور سے اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے کچھ ارشاد کرتے تھے تھوڑی دیر ٹھیرا مین ناگاہ حاضر ہوے صدیق اکبر اس صورت سے کہ تیز چلتے تھے سلام عرض کیا اونہون نے اور حضرت نے جواب سلام کا دیا اور فرمایا کیا چیز تمکو لائی ہے اے ابوبکر عرض کیا اونہون نے کہ لایا ہے مجھکو خدا اور خدا کا رسول اشارہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے کہ بیٹھجاؤ پس بیٹھ گئے وہ ایک بلندی پر کہ حضور کے سامنے تھی بعدہ عمر فاروق حاضر ہوے اور عمرؓ نے مثل صدیق اکبرؓ کے عرض کیا اور حضور نے بھی ویساہی ارشاد فرمایا پس بیٹھ گئے وہ ابو بکر کے پہلو مین پھر اسی طرح پر عثمان آگئے اور حضرت عمر کے پہلو مین بیٹھے رضی اللہ عنہم اجمعین پھر اوٹھائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگریزے سات یا نو یا اوسکے نزدیک پس تسبیح کی اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک مین یہانتک کہ سنی گئی آواز اونکی مثل آواز شہد کی مکھی کے آپکے ہاتھ مین پھر دیا اون کنکریونکو صدیقؓ کو اور چھوڑدیا مجھکو تسبیح کی اونہون نے صدیق کے ہاتھ مین پھر لے لیا حضور نے اون سنگریزونکو ابو بکر سے اور زمین پر رکھدیا وہ چپ ہو

پھر اوٹھا لیا اونکو اور دیا حضرت عمر کو تسبیح کی اونہوں نے اونکے ہاتھ میں جیسی تسبیح کی تھی اونہوں نے صدیق کے ہاتھ میں پھر عنایت کیا اون
سنگریزوں کو حضرت عثمانؓ کو تسبیح کی اونہوں نے بھی ہاتھ میں جیسی تسبیح کی تھی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے ہاتھ میں پھر لیلیا
آپنے اون سنگریزوں کو اور زمین پر رکھدیا وہ چپ ہو گئے روایت کیا اس حدیث کو بزار اور طبرانی نے اوسط میں
اور بیہقی نے زہری سے طبرانی کی حدیث میں یہ زیادہ ہے کہ کہا حضرت ابوذر نے پھر رکھی گئیں وہ کنکریاں ہمارے ہاتھوں میں
اور اونہوں نے تسبیح نہ کی اور روضۃ الاحباب میں ابوشکور سلمی سے نقل کیا ہے کہا اونہوں نے کہ سیدنا علی مرتضیٰ بھی
اوس مجلس شریف میں تھے اونکے ہاتھ میں بھی اونہوں نے تسبیح کی اور امام بخاری نے حضرت ابن مسعود سے روایت کی ہے
کہ کہا اونہوں نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور سنتے تھے ہم تسبیح کھانے کی یعنی طعام
تسبیح کرتا تھا اور سیدنا امام جعفر صادق سلام علیہ وعلی آبائہ الکرام سے مروی ہے کہ بیمار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جبرئیل علیہ السلام حضرت کے پاس آئے اور ایک طبق میں انگور اور انار لائے حضور نے اوسکو کھایا اور تسبیح کی اوس میوے نے
حضور کے دست مبارک میں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر آیہ
کریمہ پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ اور بعدہ فرمایا ثنا کرتا ہے جبار اپنی ذات کی اور ارشاد کرتا ہے اَنَا الْجَبَّارُ
اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالُ پس ہلگیا منبر شریف یہانتک کہ ہم لوگوں نے کہا کہ حضور گر پڑینگے زمین پر اور ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا اونہوں نے کہ تھے گرد خانہ کعبہ کے تین سو ساٹھ بت کہ شیشے سے پتھر میں جمائے ہوئے
تھے سال فتح مکہ میں جب حضور مسجد حرام میں تشریف لائے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی اوس لکڑی سے
اشارہ کرتے تھے چھوٹی لکڑی اور فرماتے تھے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ یعنی حق آیا اور باطل مٹا جس بت کے منہ
کیطرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے وہ پیٹھ کے بل گر پڑتا تھا اور جسکی پشت کیطرف اشارہ فرماتے تھے
منہ کے بل گرتا تھا اور مثل کلام جمادات کے ہے کلام کرنا اور شہادت دینا اوسی دن کے پیدا ہوئے بچہ کا چنانچہ مروی ہے
کہ حجۃ الوداع میں ایک شخص اہل یمامہ سے ایک بچہ اوسی دن کا پیدا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا حضور نے
فرمایا اوس لڑکے سے میں کون ہوں اوسنے فوراً کہا آپ ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور نے فرمایا سچ کہا تو نے

برکت دے اللہ تعالی تجکو اور پھر اوس لڑکے نے کلام نکیا جوانی تک اہل یمامہ اوسکو مبارک الیمامہ کہتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ لائے حضور کے پاس ایک لڑکے کو کہ وہ جوان ہو گیا تھا اور کبھی بات نہ کی تھی یعنی خلقی گونگا تھا حضور نے ارشاد کیا میں کون ہون اوسنے عرض کیا خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا اسکو بیہقی نے اور لکھا ہے مولانا روم نے مثنوی شریف میں اس روایت کو کہ ایک مرتبہ سارے عرب جمع ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم بھی امراے عرب میں سے ہو اور ہم بھی امراے عرب ہیں حکومت آپس میں تقسیم ہو جاوے تاکہ جھگڑا نہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو اللہ تعالے نے تمام خلق کا سردار کیا ہے اور میں اللہ تعالی کا کیا ہوا سردار ہون اونھون نے کہا کہ ہمکو بھی اللہ ہی نے سردار کیا ہے حضور نے فرمایا تمھاری سرداری مارتی ہے چند روز کیواسطے اور میری سرداری ہمیشہ قائم رہیگی اونھون نے کہا کہ اسپر دلیل کیا ہے حضور نے فرمایا دلیل دیکھو گے ناگاہ شور ہوا کہ ایک سیلاب عظیم آتا ہے مکہ میں اور مکہ نشیب میں پہاڑون کے آباد ہے لوگ پریشان ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا لو اب وقت امتحان آگیا اب تمکو اگر سرداری کا دعوے ہے اس سیلاب کو روکو وہ سب امراے عرب قریب سیلاب کے گئے اور اپنے نیزے کنارے پر گاڑ دیئے اور اللہ تعالی سے دعا کرنے لگے کہ اس سیلاب کو پھیر دے لیکن آیہ کریمہ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ دعاء اونکی درجہ اجابت تک نہ پہونچی ایک مرتبہ سیلاب نے زور کیا اور وہ سب نیزے بہالے گیا اور پانی آبادی میں آگیا اوسوقت سبنے حضرت سید عالم سے عرض کیا کہ آپ اپنی سرداری دکھاوین حضور کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی آپنے اوس پانی میں ڈالدی وہ لکڑی وہان کھڑی ہو گئی اور اشارہ کیا پانی کو فورا سیلاب پلٹ گیا مروی ہے کہ عکرمہ ابن ابی جہل نے وقت ایمان لانیکے حضور سے یہ معجزہ طلب کیا کہ مکہ معظمہ کے باہر فلان مقام پر ایک گڑھا ہے اوسمین پانی بھرا ہے اور ایک پتھر اوسکے کنارہ پر رکھا ہے آپ پتھر کو طلب کرین وہ پتھر پانی پر سے آپکے پاس حاضر ہو کر آپکی رسالت کی شہادت دے تو مین ایمان لاؤن حضور نے اوس گڑھے کے کنارہ پر کھڑے ہو کر پتھر کو بلایا وہ بے تکلف پانی پر چلا آیا اور شہادت دی حضور کی رسالت کی اور مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے ایک اعرابی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ زراعت ہماری سوکھی جاتی ہے اور جانور ہلاک ہوے جاتے ہین آپ دعا کرین اللہ سے کہ پانی برسے دعا کی آپنے بارش کی

فوراً پانی برسنے لگا لوگ نماز جمعہ پڑھکر بھیگتے ہوئے مکانونپر گئے دوسرے جمعہ تک پانی برسا دوسرے جمعہ کو حضور خطبہ پڑھ رہے تھے کہ وہی اعرابی حاضر ہوا اور عرض کیا اوسی یا رسول اللہ گھر گرے جاتے ہین اور جانور ہلاک ہوے جاتے ہین آپ دعا فرماوین کہ بارش موقوف ہو اور ضرورت پر برسے حضور نے ارشاد کیا خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ اور دست مبارک سے اشارہ فرمایا ابر کو راوی کہتا ہے قسم ہے خدا کی مین دیکھتا تھا کہ جسطرف حضور اشارہ کرتے تھے ابر پھٹ جاتا تھا تھوڑی دیر مین آسمان صاف ہوگیا جسطرح درخت اور حیوان اور پتھر اور پانی اور ہوا سب آپکے فرمانبردار تھے اور تصرفات حضور کے تمام عالم سفلی مین جاری تھے اسیطرح پر تصرف حضرت سید عالم کا عالم علوی مین بھی جاری تھا اور یہ معجزہ ہے جو کسی نبی سے وقوع مین نہین آیا اور یہ مضمون معجزہ شق قمر سے ظاہر ہوتا ہے اور معجزہ شق القمر کی اللہ تعالی نے خود قرآن مجید مین بھی خبر دی ہے چنانچہ فرمایا ہے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ مراد اس سے شق ہونا قمر کا ہے بمعجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی تفسیر کی ہے اس آیہ کریمہ کی مفسرین نے اور آگے کی آیتین بھی اسی پر دلالت کرتی ہے اور متعدد احادیث مین یہ معجزہ مروی ہے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین ہے کہ ماہ دو ہونے کہ دو ٹکڑے ہوگیا چاند ایک پارہ بالاے کوہ تھا اور ایک نیچے کوہ کے یعنی پہاڑ درمیانمین دکھائی دیتا تھا اور روایت کیا ہے اس معجزہ کو ایک جماعت کثیر نے صحابہ سے رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کہا ہے صحابہ نے کہ کفار قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نشانی طلب کی اور کہا کہ اگر سچے ہو ماہ کو دو ٹکڑے کر دو پس اشارہ کیا سرور عالم نے چاند کو دو ٹکڑے ہوگیا دیکھا جبل حرا کو دونون ٹکڑونکے درمیان فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ رہنا پس کفار کہنے لگے آپسمین کہ جادو کر دیا حضرت نے ایک نے اونمین سے کہا تمکو سحر کر دیا تمام عالم پر سحر نہین ہو سکتا مسافرونسے پوچھا چاہیے چنانچہ مسافر ہر جانب سے آئے اور خبر دی اسکی ابوجہل ملعون نے کہا ھٰذَا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ لکھا ہے ائمہ حدیث نے کہ حدیث شق القمر کو صحابہ کی جماعت کثیر نے روایت کیا ہے اور ایسی ہی ایک جماعت کثیر نے تابعین سے اسکو روایت کیا ہے اور کتب احادیث متقدمین اور متاخرین کی بھری ہوئی ہین اس سے اور فرمایا ہے بعض علما نے کہ ہمارے نزدیک معجزہ شق القمر متواتر ہے منصوص علیہ ہے

بیان معجزہ شق القمر کا ۱۲

قرآن مین آور مروی ہے صحیحین اور دوسری حدیث کی کتابونمین صحیح طریقونسے کہ شک نہین ہوسکتا اوسکی
صحت اور تواتر مین اور بعض نے مبتدعین سے انکار کیا ہے اس معجزۂ باہرہ کا اور کہتے ہین کہ اجرام علوی خرق
اور التیام کو قبول نہین کرتے ہین اور یہ قول ہے مخالفان ملت کا علماء امت اسکے جواب مین فرماتے ہین
کہ شمس و قمر خدا کے خلق کیے ہوئے ہین وہ جو چاہے انمین تصرف کرے جیساکہ احوال قیامت نصوص مین مذکور ہے
پس یہ امر موافق قواعد ملت کے محال نہین ہے اور بعض ملاحدہ کہتے ہین کہ کیون نہین اور دیار کے مورخین نے
شق قمر کا حال اپنی تواریخ مین لکھا اگر صحیح ہے اوسکا جواب علما نے یہ فرمایا ہے کہ وقوع اسکا شب کسوقت ہوا ہے
اوسوقت اکثر لوگ گھرونمین اور گوشونمین سوتے ہوتے ہین پس ضرور نہین ہے کہ سب دیکھین دوسرے یہ کہ قمر کبھی
ایسے منازل مین ہوتا ہے کہ بعض آفاق مین ظاہر ہوتا ہے اور بعض مین ظاہر نہین ہوتا ہے چنانچہ بعض قوم
اوسکو دیکھتے ہین اور بعض قوم سے مخفی ہوتا ہے اسیوجہ سے گہن کسی ملک مین دیکھا جاتا ہے اور کسی مین
نہین دیکھا جاتا ہے اور بعض جگہ پورا دیکھا جاتا ہے اور بعض جگہ تھوڑا دیکھا جاتا ہے اور کبھی پہاڑ اور سحاب
بعض قوم پر حائل ہوتا ہے پس تمام روی زمین کے لوگ موافق عقل کے نہین دیکھ سکتے تھے و قوع اسکا مکہ
معظمہ مین ہوا اور وہانکے لوگو نے دیکھا یہانتک کہ مسافرون نے جو باہر سے مکہ مین آتے تھے اونہون نے بھی اسکی
خبر دی ہے اور اسیقسم سے ہے معجزۂ رد شمس کا اور یہ معجزہ بھی مشہور معجزہ ہے جناب سرور عالم کا روایت کیا ہے اسکو
اسماء بنت عمیس نے کہ وحی کی گئی حضرت سرور عالم پر در حالیکہ سر مبارک سیدنا علی مرتضیٰ کی کنار مین تھا
پس نہ پڑہی حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے نماز عصر کی یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب پوچھا اونسے جناب سید عالم
نے آیا نماز عصر پڑہی تمنے اے علی عرض کیا آپنے نہین پس دعا کی جناب رسالتمآب نے اے خداوند تیرا بندہ علی تیری
اور تیرے رسول کی طاعت مین تھا پھیر دے اوسکے واسطے آفتاب کو اسماء کہتی ہین دیکھا مین نے آفتاب کو غروب
ہوگیا تھا پھر دیکھا مین نے طلوع کیا بعد غروب کے اور پڑی شعاع اوسکی پہاڑ پر اور زمین پر اور یہ واقعہ صہبا
مین ہوا الغرض حاصل اس بیانکا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے عالم دنیا مین یہ سلطنت اور اقتدار حضور کو دیا تھا

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

کہ از عرش تا بفرش تمام مخلوق پر تصرف حضور کا جاری تھا اور قوت جسم مبارک کو یہ عطا کی تھی کہ شب معراج مین عروج فرمایا اوس جسم اطہر نے بالائے عرش عظیم جہانتک کہ اللہ تعالی کو منظور ہوا یہانتک کہ پہونچے مقام دنے مین اور ارواح انبیا اور ملائکہ کوئی ساتھ نہ رہسکے اور اوٹھا لیا اللہ تعالی نے کل حجابات کو جو خلق پر طاری ہین اور بلا حجاب مشاہدہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس منزہ بلا کیف کا اور سنا بلا واسطہ کلام قدیم کو اور تحمل کیا اوسکا یہ وہ مرتبہ قرب خدا ہے جو سوائے حبیب خدا کے دوسرے کو حاصل نہین ہوا اور وقوع اسکا بھی اسی عالم دنیا مین ہوا اور اللہ تعالی ارشاد کرتا ہے کہ آخر تمہارا اول سے بھتر ہے پس سمجھ لینا چاہیے کہ کیا شان ہوگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت کے دن کیا کوئی اوسکو سمجھ سکتا ہے اللہ ہی جانے اوسکو جسنے یہ مرتبہ اعلی دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھین کہ جنکو یہ مراتب اعلے عطا ہوے ہین۔

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم	وز ہرچہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر	ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی ارشاد کرتا ہے وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا یعنے ای محمد تم پر بہت بڑا فضل ہے اللہ تعالی کا پس اللہ تعالی جلشانہ کے فضل سے ہر ساعت مدارج اور مراتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترقی پر ہین اسلیے ساعت گذر کر دوسری ساعت کہ بہ نسبت اول کے آخر ہی آتی ہے حضور کیواسطے بہتر ہوتی ہے یعنی اوسمین بہ نسبت ساعت اول کے حضور کے مدارج قرب اور مراتب فضل کو ترقی ہوتی ہے وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی سے یہ مراد ہے اور در حقیقت یہ جواب اون کفار کا ہے جنہوں نے کہا تھا کہ محمد کے رب نے محمد کو چھوڑ دیا اللہ تعالی فرماتا ہے چھوڑ دینا کیسا یہان وہ معاملہ ہے کہ ہر ساعت قرب و فضل بڑہتا ہی جاتا ہے اور بعد اسکے ارشاد ہوا وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی البتہ ایسا دیگا تمکو تمہارا رب کہ راضی ہو جاؤ گے اس آیہ شریف مین اللہ تعالی نے کمال محبوبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر کیا اسواسطے کہ محب کا کام ہے محبوب کو راضی کرنا اللہ تعالے نے

نے اپنے حبیب کریم سے راضی کرنیکا وعدہ فرمایا ہے اور خیال کرنا چاہیے کہ کمال فضل بندگیکا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
کو خدمت کر کے اپنے سے راضی کریں اور حضور کی یہ شان محبوبیت ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو راضی کرتا ہے اور شفا
میں ہے کہ روایت کی گئی ہے بعض اہلبیت نبوت سے سلام اللہ علیہم اجمعین فرمایا ہے انہوں نے کہ اس آیہ میں
کل آیات قرآنی سے زیادہ تر امیدواری ہے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہونگے اسپر کہ ایک بھی
آپکی امت سے دوزخ میں جائے شیخ نے بعد اس مضمون کے مدارج میں لکھا ہے کہ آیہ کریمہ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ
اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا بھی موجب رجاء اور مورث امیدواری ہے لیکن اس آیہ کریمہ میں اختصاص
ہے مغفرت ذنوب یعنی اسیقدر وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے گناہ سب بخشدیگا اور آیہ شریفہ
وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ میں امیدواری ہے بلندی درجات اور بڑے مراتب حاصل ہونیکے اسواسطے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہونگے کوئی شخص آپکے فقراء امت سے مقام الخطاء اور پستی میں شکستہ دل ہو ختم ہوا
کلام شیخ کا رحمۃ اللہ علیہ اور یہ مضمون شیخ نے اسواسطے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم کو خود فرمایا ہے
حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ یعنی رسول کریم تمپر حریص ہیں اور رؤف اور رحیم ہیں مسلمانوں کے ساتھ
اور حرص وہ چیز ہے جو کم نہیں ہوتی پس بمقتضائے حرص اور رافت اور رحمت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ضرور بعد مغفرت اور دخول جنت کے ہمارے واسطے ترقی مدارج اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہینگے اور اللہ تعالیٰ کے
دینے کی انتہا نہیں ہے وہ ضرور بمقتضائے اپنے وعدہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ کے اپنے حبیب کی
رضامندی کے واسطے مراتب امت بڑھاتا چلا جاویگا اور اسیوجہ سے اہلبیت رسالت نے کہ حامل اور
وارث علوم نبوت ہیں اس آیہ کریمہ کی نسبت میں فرمایا ہے کہ کل آیات قرآنی سے اس آیہ شریفہ میں امیدواری
زیادہ ہے اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلَيْهِ اور وعدہ دوسرے انعام جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پر اس آیہ میں
کیے ہیں ارشاد فرمائے ہیں تاکہ معلوم ہو جاوے کہ دنیا میں جب اللہ تعالیٰ نے یہ انعام حضور پر کیے ہیں تو آخرت میں
اس سے بڑھکر کریگا بندہ اور یہ ارشاد کر دیا ہے کہ آخر تمہارا اول سے اچھا ہی اور بہتر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی آیا نہین پایا مین نے تمکو یتیم پھر جگہہ دی فرمایا ہے مفسرین نے کہ مراد اس آیہ کریمہ سے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد نے انتقال کیا تھا جب حضور والدہ شریفہ کی حمل مین تھے اور پھر عہد طفولیت مین حضور کی والدہ اور دادہ دونون نے انتقال کیا پس ہو گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یتیم کہ نہ کوئی آپکا پرورش کرنیوالا تھا اور نہ تعلیم کرنیوالا اللہ تعالی نے محض اپنے فضل سے حضور کو پرورش کیا اور علوم اولین اور آخرین آپکو خود آپکو سکھائے اور مالک بنا دیا عالم کر دیا آپکو تمام مخلوق پر اپنی اور تمام بلاد اللہ کو آپکی تحت حکومت کر دیا اس انعام کو اپنے ظاہر کیا اور بعض علما فرماتے ہین کہ یتیم اوس موتی کو کہتے ہین کہ جو صدف مین اکیلا ہوتا ہے مراد اس سے یہ ہے کہ صدف کونین مین ہمنے تمکو یکتا کیا اور بے نظیر پایا کہ دوسرا تمسا ہمنے پیدا ہی نہین کیا پس برگزیدہ کر لیا ہمنے تمکو اور رفعت اقرب اور مقام محبوبیت مین تمکو جگہہ دی یہی مضمون صاحب قصیدۂ بردہ فرماتے ہین

فَہُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاہُ وَصُوْرَتُہٗ	ثُمَّ اصْطَفَاہُ حَبِیْبًا بَارِیُٔ النَّسَمِ

یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سیرت اور صورت مین کامل تھے اور پھر اللہ تعالی نے آپکو اپنا حبیب کر لیا یعنی ذات والا کو اللہ تعالی نے ایسا عظیم خلق کیا تھا کہ بسبب اوسکی عظمت کے پھر اوسکو اپنا محبوب کیا یعنی حضرت کی ذات کو تسمیہ ... بلکہ بسبب کمالات ذاتی کے کل صفات شانیہ آپکو حاصل ہوئے ہین۔ اور ارشاد ہوتا ہے وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی اور پایا ہمنے تمکو ضال پس ہدایت کی ضال کے معنی گمراہی کے ہین لیکن یہ معنی یہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت صادق نہین آتے اسواسطے کہ اللہ تعالی قرآن مجید مین دوسری جگہہ نفی ضلالت کی کرتا ہے اپنے حبیب سے اور فرماتا ہے مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی یعنی امت محمدی سے فرمایا ہے نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس جب حضرت سے گمراہی کی نفی کر دی اللہ تعالی نے تو اب یہ معنی اس آیت کے کہان ہو سکتے ہین کہ پایا ہمنے تمکو نعوذ باللہ گمراہ پھر ہدایت کی بلکہ معنی اس آیہ شریفہ کے یہ ہین کہ ضال زبان عرب مین کہتے ہین گم شدہ شے کو چنانچہ حدیث شریف مین گم شدہ شے کیواسطے یہ دعا مروی ہے کہ ای اللہ پھیر دے میرے واسطے میری ضالہ کو یعنی گم شدہ کو پس مراد اس آیہ سے یہ ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حلیمہ سعدیہ بعد دودہ پلانیکے مکہ مین لائی ہین تاکہ آپکے جد امجد کو سپرد کرین قریب مکہ معظمہ کے
حضور کھو گئے حلیمہ پریشان ہو کر ڈہونڈنے لگین آپنے آخر عبد المطلب کو معلوم ہوا اونہون نے بیت اللہ شریف
کے سامنے دعا کی اللہ تعالیٰ سے ہاتف نے اونکو پتہ بتادیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عبد المطلب
پہونچ گئے اللہ تعالیٰ اوس مضمونکو اپنے حبیب سے فرماتا ہے ہمنے تمکو پایا گم شدہ قوم سے پس راہ بتلادی تمہارے
دادا کو اور تم تک پہونچادیا اور بعض کا قول ہے کہ ضال اوس درخت کو کہتے ہین زبان عرب مین جو جنگل مین
اکیلا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے تمکو کرۂ زمین پر اکیلا خدا کا نام لینے والا اور راہ خدا بتانیوالا پایا
پس ہدایت کی خلق کو یعنی اونکے دلونمین تمہاری حقیقت کو راسخ کردیا اور تمہاری محبت ڈالدی وہ تمہارے
تبع ہو گئے اور راہ راست پر آگئے اور بعض کا قول ہے کہ ضال کہتے ہین عاشق کامل کو جو گم ہوجاتا ہے محبوب کی
یاد مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے تمکو اپنی یاد مین محو اور گم اپنی خودی سے پایا پس ہدایت کردی یعنی تمہارے
صدر کو کشادہ کردیا کہ عین استغراق مین اور حالت محویت مین تم راہ راست امت کو سکہلاتے ہو اور انکی
نگرانی کرتے ہو اور خلق کیطرف توجہ کرنا تمہاری استغراق کو کم نہین کرتا ہے اور یعدہ ارشاد کیا وَوَجَدَكَ
عَائِلًا فَأَغْنٰى اور پایا تمکو بہت بڑا صاحب عیال پس غنی کردیا اوس سے یہ مراد ہے کہ حضور صاحب عیال تھے
اور مال دنیا حضور کے پاس نتھا اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آپکو غنی کیا گنج قناعت اور غنائے قلب سے
اور مال غنیمت سے یا مراد عیال سے امت ہے کہ کسی نبی کی امت آپکے برابر نہین ہے پس مطلب اسکا یہ ہے کہ
امت تمہاری بہت ہے ہمنے وعدہ مغفرت گناہ امت کرکے تمکو غنی اور بے پروا کردیا اور یعدہ بعد انعام
ارشاد فرماکر حکم دیا کہ یتیم پر قہر نکرو اور سائل کو نجہڑکو اور یہ تعلیم ہے سب مسلمانونکو کہ جب اللہ تعالیٰ
کسیکو اپنے فضل سے نعمتین عطا کرے تو اوسکو ضرور ہے کہ بندگان خدا پر رحمت کرے اور اہل حاجت کے سوال
کو رد نکرے اور عاجز پر غصہ نکرے اور یعدہ ارشاد کیا وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور اپنے رب کی
نعمت کو بیان کرو اسمین آیہ کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ نعمت خدا کا بیان کرنا مسلمانونپر لازم ہے اگرچہ

اس آیہ شریفہ مین مخاطب خاص نبی کریم ہین مگر امت آپکی تابع ہین لہذا وہ بھی اسمین شامل ہین اور دوسرے
مقام پر اللہ تعالیٰ صاف تمام اہل اسلام کو حکم دیتا ہے بیان نعمت کا فرماتا ہے وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اور اہل اسلام پر بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر کرنا ہے بلکہ یہ نعمت وہ ہے جو اصل ہے
کل انعام الٰہی کے جو مسلمانونپر ہین یعنی جسقدر مراتب اس امت کو حاصل ہوئے ہین سب حضور کے طفیل سے ہوئے ہین
چنانچہ اللہ تعالیٰ اسی سبب سے احسان رکھتا ہے مسلمانون پر حضرت کے مبعوث کرنیکا قرآن مجید مین فرماتا ہے
لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا ترجمہ احسان کیا اللہ تعالیٰ نے مومنین پر یہ کہ مبعوث کیا
اونمین رسول کو پس بنا بر ادائے شکر کے بیان کرنا اس نعمت کا ضرور ہے ہمپر اسیوجہ سے علمائے دین نے طریقہ محفل ولادت
باسعادت کا اختیار کیا ہے کہ اس محفل شریف مین اس نعمت عظمیٰ کے ظاہر ہونیکا اور مبعوث ہونیکا ذکر رہتا ہے اور اس سورہ
شریفہ مین اول اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے انعام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیے ہین
بیان فرماکر اونکی یاد دہی کر کے حکم دیا ہے بیان نعمت کا یہ اشارہ صریح اس جانب ہے کہ وقت یاد دہی انعام کے بیان نعمت
اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ ہے پس ماہ ولادت شریف یعنی ربیع الاول یاد دہ ہے ہمکو اس نعمت عظمیٰ کا لہذا ذکر ولادت شریف
ایام ولادت مین اسوجہ سے بہتر اور اولیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ نے وقت خلق عالم سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کیوجہ سے ہمپر ہر طرح کے انعام فرمائے ہین چنانچہ اول انعام یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ جلشانہ نے اپنے نور سے نور محمدی کو خلق کیا
اوس نور مبارک نے اللہ کی عبادت کی اور وہ عبادت کل اپنی امت کو مرحمت کی چنانچہ مروی ہے کتب سیر مین کہ نور
محمدی نے درخواست کی اللہ تعالیٰ سے کہ یہ سب عبادت مین نے اپنی امت کو دی جو اونسے تیری عبادت مین کمی ہوگی
میری یہ عبادت ملاکر اوسکو پورا کر دینا اللہ تعالیٰ نے قبول کرلیا اور ارشاد فرمایا اور کچھ مانگو عرض کیا نور شریف
نے کہ الٰہی کچھ لوگ ایسے بھی اونمین ہونگے جنھون نے کوئی نیکی نہ کی ہوگی اونکے واسطے مجھکو اختیار شفاعت کا دیکر انکو بھی
بخشوا لون یہ بھی اللہ تعالیٰ نے قبول کیا یہ پہلے نعمت ہے اللہ تعالیٰ اور اوسکے رسول کی ہم لوگون پر پھر اللہ تعالیٰ نے
اوس نور سے پیدا کیا تمام خلق کو اور جب ظاہر کرنا اوس نور کا عالم سفلی مین منظور ہوا ہمارے جد امجد آدم علیہ السلام کو

اپنے دست قدرت سے بناکر اور خطاب خلیفۃ اللہ سے سرفراز فرماکر حامل اوس نور کا کیا اور اوس نور کی حاملیت کی برکت سے آدم کو ملائکہ کا قبلہ قرار دیا اور تمام اولاد آدم کو اوسی کے فیض سے بزرگ کر دیا چنانچہ ارشاد فرمایا ہے وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ یہ نعمت بزرگی کی بھی اوسی نور کیوجہ سے ہملوگونکو عنایت ہوئی بعدہ ترتیب آبائی جناب رسالت وہ نور مبارک اصلاب پاک سے ارحام پاک مین انتقال کرتا رہا اہل سیر نے لکھا ہے کہ جب وہ نور ایک جد سے دوسری جد کیطرف منتقل ہوتا تھا اللہ تعالی اپنے کرم سے ایک نئی نعمت اپنے بندونپر کرتا تھا اور جب لوگونپر کوئی امر سخت در پیش آتا تھا اونکے وقت مین جو شخص حامل نور محمدی ہوتا تھا اوسکیطرف متوجہ ہوتے تھے اور حامل نور محمدی سے دعا کرتے تھے اللہ تعالی اوس نور کی برکت سے دعای جد نبوی کو قبول کرتا تھا اور بندون پر سے اوس سختی کو دفع فرما دیتا تھا اور سب انبیا مین وہ نور شریف پھرا چنانچہ آدم اور شیث اور ادریس اور نوح اور ہود اور ابراہیم علیہم السلام مین ہوکر اسمعیل علیہ السلام کے صلب مین جلوہ افروز ہوا اور بعدہ اولاد اسمعیل علیہ السلام سے انتقال فرماتا ہوا معد بن عدنان کو سپرد ہوا اور معد کے بعد نزار اوس نور کے حامل ہوے اور نزار کے بعد مضر اور اونکے بعد الیاس اور مروی ہے کہ الیاس اپنے صلب سے آواز نور محمدی کے لبیک کہنیکی ایام حج مین سنتے تھے اور اونکے بعد مدرکہ کو وہ نور شریف سپرد ہوا نام اونکا عامر یا عمرو تھا مدرکہ اسوجہ سے کہتے ہین کہ جو کچھ عز و شرف اونکے آبا کو حاصل تھا وہ سب اونکو پہونچا تھا اور اوس کل کا ادراک اونہونے کیا تھا اور یہی سبب ہے اس کلمہ مین واسطے مبالغہ کے ہے اونکے بعد یہ نور شریف خزیمہ کو پہونچا اور اونسے کنانہ کو اور اونکے بعد نضر کو صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ قریش لقب نضر بن کنانہ کا ہے اور منقول ہے کہ مکہ کے رہنے والونکو یہ وہم تھا کہ قریش وہی ہین اور تمام اولاد نضر کو قریش نہین کہتے تھے یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا کہ قریش کون لوگ ہین فرمایا اولاد نضر بن کنانہ کے اور وجہ تسمیہ قریش کی یہ لکھی ہے کہ جب لوگ حج بیت اللہ کیواسطے جمع ہوتے تھے وہ لوگ فقرا کے حال کی تفتیش کرتے تھے اور اونکو کچھ دیتے تھے اسوجہ سے قریش اونکا لقب ہوا اور قریش تقریش سے ہے بمعنی تفتیش کے اور بعضے کہتے ہین کہ قریش نام ایک جانور دریائی کا ہے کہ دریا کے کل دواب سے بڑا ہے چونکہ وہ لوگ بزرگترین قبائل عرب تھے اسواسطے لقب اونکا قریش

بلا مین مبتلا تھے سب درخت خشک ہو گئے تھے اور جانور اونکے دُبلے ہو گئے تھے جب حضور حمل میں آئے جمت خدا کا جوش ہوا پانی برسا اور درخت سبز اور شاداب ہوئے اور اللہ تعالیٰ جلشانہ نے ببرکت رسول کریم قریش کو بہت بڑی چیز عنایت فرمائی چنانچہ قریش اوس سال کو سنۃ الفتح کہتے تھے یعنی کشائش کا سال یہ ایک اونا برکت تھی حضور کے تشریف آوری کی کہ تمام اہل عرب کو اوسنے نفع پہونچا یا جب ایام حمل کے گذر گئے اور ماہ ولادت با سعادت آیا بہت سے آیات الٰہی حضرت آمنہ کو مشاہدہ ہوئے جب خاص وقت ولادت با سعادت آیا تارے آسمان پر سے اوتر آئے اور مولد نبی کریم قریب ہوگئے اور ملائکہ نے تمام گھر کو گھیر لیا جبرئیل علیہ السلام نے شراب طہور حضرت آمنہ کو پلائی بعدہ حضور جناب رسالت میں درخواست کی کہ عالم دنیا میں تشریف لائے حضرت سید عالم متوجہ ہوئے جبرئیل علیہ السلام نے غایۃ شوق کیوجہ سے اللہ تعالیٰ کے نام نامی اور اسم گرامی کو وسیلہ کیا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ کے نام کیواسطے جلد ظاہر ہو جیئے اے محمد بیٹے عبد اللہ کے پس متوجہ ہوئے رسول کریم عالم ظہور کیطرف اور تشریف لائے اس عالم میں مثل چودہویں رات کے چاند کے روشن الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا خلیل اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید المرسلین الصلوٰۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین

تشریف لائے برج رسالت کے آفتاب
تشریف لائے برج نبوت کے ماہتاب

تشریف لائے عاشق و معشوق کبریا
تشریف لائے سید و سالار انبیاء

تشریف لائے فخر زمین تاج آسمان
سلطان دین پناہ و شہنشاہ دوجہان

تشریف لائے عرش معظم کے متکے
تشریف لائے واقف اسرار ایزدی

السلام اے منتشئے نورت ز نور کبریا
منتشئے از نور تو جملہ وجود ماسوا

السلام اے عاشق روئے تو خود رب جلیل
پس بخدمتگاریت چون ننازد جبرئیل

السلام اے ذات پاکت مرأت ذات خدا
السلام اے روئے تو حسن ازل را آئینہ

السلام اے جملہ عالم جسم تو جانے دران
بیتو ما ہیچیم و کم از ہیچ ایجان جہان

حق بما فرمود تا بر درگہت حاضر شویم	وا ز رعایت نقد عفو از حق بدامن بر کشیم
مبتلائے معصیت ہا چون نباید بردرت	چون نجا لیم را وسیلہ ایزد ما کردہ ات
من بدرگاہ رفیعت آمدم از راہ دور	تا کہ این ظلمات عصیانم بدل گردد بنور
معصیت تاریک کرد آئنہ جان مرا	از کرم زنگار آنرا پاک کن بہر خدا

اللّٰھم صلِ وسلِم وبارِک علیہِ تمام عالم سفلی کو نور جناب رسالت نے منور کر دیا اور بطفیل حضرت رحمت اللعالمین کے دروازہ عذاب خدا کا اہل زمین پر بند ہوگیا چنانچہ اللہ تعالی نے خود اپنے کلام قدیم مین ارشاد کیا ہے ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم نہین ہے اللہ تعالی ایسا کہ عذاب کرے اونپر درحالیکہ تم ہو اے محمد اونمین یہ برکات ہین نبی کریم کے کہ آپکی موجودگی سے عذاب خدا نہین آتا ہے نافرمانو نپر عذاب خدا کفار کی تنبیہ کیواسطے آتا تھا تاکہ دوسرونکو عبرت ہو اور انبیا کی نافرمانی نکرین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے خود وہ قوت دی تھی کہ آپنے جہاد سے کفار کو کامل تنبیہ کی اور راہ راست پر لائے جہاد کیا تھا حضور کا ایک معجزہ باہر تھا جو آپکی عظمت اور انکو اور اللہ تعالی کی قدرت اور کبریائی کو مثل آفتاب روشن کے کورباطنونکو انکھونسے دکھلایا تھا ظاہر مین وسیلہ تھا صحابہ کی لڑائی کا اور حقیقت مین محض اللہ تعالی کی مدد اور نصرت سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنی قوت سے فتح حاصل کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اللہ تعالی بندونسے اپنے فرماتا ہے کہ اگر تم اونکی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نکروگے تو کیا ہوگا اللہ خود اونکی مدد کر چکا ہے جب کہ سے تنہا ایک یار کے ساتھ نکلے تمام کفار قریش درپے قتل کے تھے کیا اونہونے اونکا کر لیا اور اللہ تعالی نے مدد کی ہے حضور کی جہاد مین لشکر ملائکہ بھیجکر چنانچہ کفار نے بھی لشکر ملائکہ کو آنکھونسے دیکھا جنگ بدر مین اسکا ذکر مذکور ہو چکا ہے حضور کو ضرورت فوج کی نتھی صحابہ سے آپ فقط اسواسطے اس کام کو لیتے تھے کہ وہ جان بازی راہ خدا مین کرکے مراتب قرب خدا حاصل کرین اور خدا کے اور اوسکے رسول کے ناصر کہلاوین اور درحقیقت یہ احسان تھا حضور کا اپنے یارونپر بسبب کمال رحمت کے آپ و نسے یہ خدمت جلیلہ لیتے تھے

بیان احسان اسکا اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اوصاف حمیدہ مین ...

اور اس خدمت کے صلہ مین اونکو یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ بعد انبیا کے تمام خلق سے افضل ہو گئی اور نیز تعلیم ہوئی تمام
امت کو تاکہ سب سمجھین کہ راہ مستقیم جو خدا تک لاتی ہے وہی راہ ہے کہ خدا کیواسطے جانکو دریغ نکرے اور دوست رکھے اللہ
اور رسول کا تابع فرمان رہے خدا اور رسول کی اطاعت سے آخرت مین اجر ہوتا ہے اور دنیا مین غنیمت ملتی ہے اور
نصرت خدا اور رسول کی فرمانبرداری مین حاصل ہوتی ہے اور نافرمانی رسول کی باعث خواری اور پستی
ہے جنگ احد مین بعض صحابہ سے ذرا سی نافرمانی حضرت سرور عالم کے وقوع مین آئی اوسکی وجہ سے تمام صحابہ سختی مین گرفتار
ہو گئے جب چند صحابہ نے جو بڑے جان باز تھے حضور کی اطاعت مین اپنی ثابت قدمی کو ثابت کیا اونکی فرمانبرداری
کی برکت سے بتوجہ رسول کریم نصرت الٰہی شامل حال ہوئی اور کفار نے ہزیمت پائی مفصل حال جنگ احد کا یہ ہے
شیخ نے اس غزوہ کی نسبت تحریر کیا ہے کہ یہ غزوہ بڑی لڑائیون مین سے ہے قریب جنگ بدر کے عزت اسلام اور
قوت دین مین مگر اسقدر اسمین فرق ہے کہ اوس لڑائی مین بالکل تجلی حسن اور جمال اور فضل اور کمال کی تھی
اور اس لڑائی مین ساتھ اون سبکے کرشمہ اور ناز اور کبریا اور جلال بھی تھا بسبب قبول کرنے فدیہ کے اسیران
بدر کے معاملہ مین جیسا کہ سابق مین بیان ہو چکا ہے اور بسبب لغزش بعض صحابہ کے مرکز استقامت سے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے واسطے تعین کر دیا تھا اور احد نام ہے ایک پہاڑ کا جو مدینہ منورہ سے ادہر طرف دو میل
کے فاصلہ سے یا کچھ زیادہ واقع ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے فضل مین فرمایا ہے کہ احد وہ پہاڑ ہے کہ وہ
مجھکو دوست رکھتا ہے اور مین اوسکو دوست رکھتا ہون اور ایک روایت مین انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نظر
حضور کی جبل احد پر پڑی آپ نے تکبیر کہی اور فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہے مجھکو اور مین دوست رکھتا ہون اسکو
اور اوپر ایک دروازہ کے جنت کے دروازون سے لکھا ہے شیخ نے کہ امام نووی کہتے ہین کہ محبت جانبین کی یعنی
حضور کی احد کیساتھ اور احد کی حضرت سرور عالم کے ساتھ محمول اوپر حقیقت کے ہے یعنی واقعی ہوئی ہے لہذا جگہ اوسکی
جنت ہے کہ وہ مقام ہے حضرت سرور عالم کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور نے فرمایا ہے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّهٗ
اور محبت کا پہاڑ اور تمام جمادات مین ہونا ایسا ہی ہے جیسے اونکا تسبیح کرنا جسکی قرآن مجید مین خبر ہے اور تاویل کرنا

قاصد نے خط حضرت عباس کا آپکو دیا حضور نے ابی ابن کعب سے وہ خط پڑھوا کر سنا اور اونسے منع کردیا کہ کسی سے یہ حال بیان نکرنا
اور آپنے سعد بن ربیع کے مکانمین جاکر اونسے یہ حال ارشاد کیا اور ممانعت کردی اونسے کہ کسی سے اسکو بھی ظاہر نکرنا
اور حضرت مدینہ طیبہ کو روانہ ہوے سعد کی بیوی نے یہ مضمون سن لیا الغرض اسیوجہ سے یہ خبر مشہور ہوگئی اور لشکر کفار قریش
مقام ذی الحلیفہ مین کہ پانچ چھہ میل مدینہ منورہ سے ہے پہونچ گیا اور تین روز اونہون نے وہان قیام کیا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے انس اور مونس فضالہ کے لڑکونکو لشکر اعدا کا حال دریافت کرنیکو بھیجا اونہون نے پلٹکر خبر دی کہ کفار نے
اپنے گھوڑونکو اور اونٹونکو کھیتونمین چھوڑدیا ہے پتی سنبر باقی نرہیگی بعدہ حضور نے حباب بن منذر کو جو جنگ کے
کامونمین آزمودہ کار تھے بھیجا تاکہ اونکی تعداد اور کیفیت کی خبر مفصل لاوین اونہون نے واقعی حالات موافق
حضرت عباس کے تحریر کے بیان کیے حضرت سرور عالم نے فرمایا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَحُوْلُ
وَبِکَ اَصُوْلُ اور تعلیم فرمایا حضور نے امت کو کہ جب کوئی امر سخت درپیش آوے تو اللہ تعالی پر بھروسہ کرے اور اوسی
قوت اور مدد چاہے منقول ہے کہ شب جمعہ کو جسکی صبح ہفتہ تھا اور اوسیدن لڑائی واقع ہوئی ہے سعد بن عبادہ
اور اسید بن حضیر ایک جماعت علاوہ ان صحابہ کے ساتھ ہتیار لگاکر حضور کی دولت سرا پر حاضر ہوے اور تمام شب
جاگا کیے اور دوسرے اہل اسلام مدینہ منورہ کی حفاظت مین مشغول رہے اوس شبکو حضور نے ایک خواب دیکھا اور
خواب انبیا کا سچا ہوتا ہے اور از قسم وحی ہے صبح کو حضرت سرور عالم نے ارشاد فرمایا کہ مین نے راتکو خواب مین دیکھا
گاؤ کو کہ ذبح کیجاتی ہین اور دیکھا مین نے کہ میری تلوار مین رخنہ پڑگیا اور دیکھا مین نے کہ لایا ہون مین اپنے
ہاتھونکو ایک مضبوط زرہ مین یہ مضمون ہے مواہب کا اور صاحب روضہ نے مضمون خواب یہ لکھا ہے کہ ایک زرہ مستحکم
مین نے پہنی ہے اور ذو الفقار مین چند رخنہ پیدا ہوگئے ہین اور سب گاؤنکو ذبح کیا ہے اور اونکے پیچھے ایک گیش
مذبوح ہوا ہے اور صحیح بخاری مین یہ تقریر خواب کی مذکور ہے کہ دیکھا مین نے خواب مین کہ ہلایا مین نے تلوار کو
پس پھٹ گیا صدر اوسکا وہ مضمون وہ ہے کہ صورت ہزیمت دکھادی مسلمانونکو جنگ احد مین پھر ہلایا مین نے
اوسکو یعنی تلوار کو دوسری بار پس وہ جیسے اول تھی اوس سے بھی بہتر ہوگئی وہ مضمون فتح اور نصرت کا ہے جو بعد اکے ظاہر ہوے

مسلمانونکو حاصل ہوا اور صاحب روضہ نے بعد بیان مضمون خواب لکھا ہی کہ تعبیر خواب کی یہ کی ہے کہ زرہ محکم مدینہ
منورہ ہے اور رخنہ ذوالفقار وہ مصیبت ہی جو مجھکو پہونچیگی اور کشتہ ہونا گاؤنکا وہ کشتن ہے جو صحابہ پر واقع ہوگی اور
مذبوح ہونا کبش کا یہ ہے کہ کتیبہ قریش قتل کیا جاویگا انشاء اللہ تعالی مراد اس سے ایک سردار ہی کافرونکا الغرض حسب
عادت شریف اپنی صحابہ سے مشورہ کیا کفار سے جنگ کرنیکے بارہ مین بعضونکی رائے یہ ہوئی کہ مدینہ سے باہر نکلنا نہ چاہیے
اور عورتونکو اور لڑکونکو حصار مین بیٹھ رہنا چاہیے اور کہتی ہین کہ حضور کی رائے بھی انکی رائے سے مطابق تھی لیکن
حمزہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک جماعت مہاجرین اور سعد بن عبادہ اور ایک قوم اوس اور خزرج نے
کہا کہ اگر ہم مدینہ مین محصور ہونگے تو دشمن اس فعل کو ہمارے ضعف پر حمل کرینگے اور جرأت اور قوت اونکو زیادہ ہوجاویگی اور
اللہ تعالی نے ہمکو بدر مین باوجودیکہ ہم تین سو سے زیادہ نہ تھے نصرت دی آج کے دن لشکر ہمارا قوی ہے اور شمار مین بھی
زیادہ ہے اور مدت سے آرزو ایسے دن کی ہمکو تھی اور مالک بن سنان نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی ہمکو دو مین سے
ایک حاصل ہے نصرت یا شہادت اور ہمکو دونون محبوب ہین اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا قسم ہی اوس خدا کی
جسنے قرآن مجید تمپر نازل کیا ہے مین روزہ نکھولونگا جبتک مشرکین سے اپنی تلوار سے نہ لڑونگا اور نعمان بن مالک کہ
دلاوران اور جانبازان انصار سے تھے اونہونے عرض کیا گائیکا ذبح ہونا جو حضور نے خواب مین دیکھا ہے میرا مقتول ہونا ہے قسم
اوس خدا کی کہ سوا اوسکے کوئی خدا نہین ہے مین آتا ہون بہشت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس سبب سے عرض کیا اس سبب سے کہ خدا
اور رسول کو دوست رکھتا ہون مین اور معرکہ جنگ مین دشمنون سے منہ نہین پھیرتا ہون مین حضرت نے فرمایا سچ کہتا ہی اور حضرت
نعمان جنگ احد مین شہید ہوے القصہ صحابہ نے اسقدر مبالغہ اور الحاح کیا کہ حضرت سرور عالم نے بھی باہر نکلنے پر
میل کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ پڑہا اور نصیحتین فرمائین اور امر فرمایا ساتھ جد اور اجتہاد
کے اور خبر دی کہ نصرت تمکو ہوگی اگر صبر کروگے اور ثابت قدم رہوگے اور حکم دیا کہ کارسازی لشکر مین مشغول ہو جو لوگ کہ
باہر جانے پر حریص تھے خوش ہوے جب نماز عصر حضور نے پڑھ لی حجرہ شریف مین تشریف لیگئے صدیق اور فاروق
رضی اللہ عنہما ہمراہ گئے اور عمامہ شریف حضرت سید عالم کے سر مبارک پر باندھا اور زرہ حضور کو پہنائی اور

جماعت جنگ کو درست کیا اور ایک خلق کثیر دروازہ حجرہ شریف پر صف باندہے حضور کا انتظار کر رہی تھی سعد بن
معاذ اور اسید بن حضیر نے کہا کہ حضرت سرور عالم پر آسمان سے وحی آتی ہی بہتر یہ ہے کہ زمام اختیار کو حضور کے ہاتھ مین دیدو اور
آپ سے مبالغہ نکرو یہ گفتگو مین صحابہ آپسمین کر رہے تھے کہ آفتاب عالمتاب رسالت افق حجرہ منورہ سے برآمد ہوا
یعنی سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التسلیمات گھر سے مسلح ہو کر نکلے زرہ پہنے ہوے اور عمامہ سر پر رکھے ہوے
اور پٹکا ادہم کا باندہے ہو اور تلوار حمائل کیے ہوے اور نیزہ ہاتھہ مین لیے ہوے جب صحابہ نے سرور عالم کو اس ہیئت
اور شان سے دیکھا سب حیران ہو گئے اور پشیمان ہوے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو نہین چاہیے کہ حضور کی خلاف
راے اقدس کے کام کرین جو کچھ حضور کو بہتر معلوم ہو وہ ہی ہمکو کرنا چاہیے خطا ہوئی کہ اس امر مین ہمنے مبالغہ کیا
ارشاد ہوا پہلے ہی مینے تمسے کہا تھا تمنے نہ سنا اور مبالغہ اور الحاح کیا اب سزاوار نہین ہے کہ خدا کا رسول ہتیار لگا دے
اور پھر رکہدے یہانتک کہ اللہ تعالی احکم کرے اوسکو اور اوسکے دشمن کے درمیان نہین اب جو کچھ مین کہون اور کرون
اوسکو سنو اور کرو صبر اور استقامت کرو کہ فتح تمہاری ہو گی شیخ نے لکھا ہی مدارج مین کہ اول حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم غزوہ احد مین باہر نکلنے سے کارہ تھے شاید اسیوجہ ابتدائی جنگ مین لشکر اسلام مین تزلزل واقع ہوا اور
آخر مین خود سرور عالم نے مدینہ سے باہر نکلنا اختیار کیا آخر کار لشکر اسلام کو فتح اور نصرت حاصل ہوئی الغرض
جب حضور کا عزم ہوا باہر تشریف لیجانیکا تین علم درست کیے لواے اوس سعد بن عبادہ کو دیا اور لواے خزرج بن
منذر کو عطا کیا اور لواے مہاجرین کہ خاص حضور کا لوا تھا سیدنا علی مرتضیٰ کو عطا فرمایا اور بعض کہتے ہین مصعب
بن عمیر کو اور عبد اللہ بن مکتوم کو مدینہ منورہ مین خلیفہ کیا اور خود بدولت مع یاران وفادار کے جانب احد
روانہ ہوے اور حضور کے لشکر ظفر پیکر مین ہزار آدمی تھے سو آدمی اوسمین زرہ پوش تھے اور ایک روایت مین ہے
کہ کل نوسو آدمی کا لشکر تھا اور سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ دونو زرہ پہنے ہو جناب سید عالم کے
آگے آگے چلتے تھے مقام شیخین مین پہونچے ایک لشکر دکھائی دیا اور آواز سخت حضور کے سمع مبارک مین پہونچی پوچھا
یہ کون لوگ ہین عرض کیا یہودی ہین حلیف عبد اللہ بن ابی کے حلیف وہ لوگ کہلاتے تھے جو آپسمین قسم کہاتے تھے

ایک دو میری نکی شراکت کر سکیں وقت سختی اور جنگ کے حضور نے ارشاد کیا مدینہ لوٹ اہل شرکت سے اہل شرکت پر یعنی کفار
کو ساتھ لیکر کافر سے لڑنا نچاہیے اور حضور نے وہان آنے لشکر کا جائزہ لیا اور صحابہ کے لڑکون کو مثل عبد اللہ ابن عمر اور
زید بن ثابت اور اسامہ بن زید اور زید بن ارقم اور براء ابن عازب اور ابو سعید خدری اور سمرہ بن جندب
اور رافع بن خدیج وغیرہم کو بسبب کم سنی کے حکم دیا کہ مدینہ کو پلٹ جاوین لوگون نے عرض کیا حضرت رافع
تیر انداز ہے اونکو اجازت دیجیے ہمراہ لشکر کے چلنے کی سمرہ بن جندب نے عرض کیا حضور نے رافع کو اجازت دی مین اوس سے
قوی ہون اوسکو دبا رتا ہون ارشاد ہوا کشتی لڑو کشتی مین سمرہ نے رافع کو گرا دیا حضور نے سمرہ رضی اللہ عنہ کو
بھی اجازت دی یہ کمال فیض صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا کہ بچون کو خدا اور رسول کی اسدرجہ
محبت تھی کہ خدا کی راہ مین جان دینے کو اچھا جانتے تھے اور ایسے حریص تھے کفار کے قتل پر الحاح کر کے اجازت
مانگ لیتے تھے اسی کا نام ایمان ہے جب آفتاب غروب ہوا حضرت بلال نے اذان کہی حضور نے نماز مغرب کو جماعت سے
پڑھا اور عشا کو اوسی منزل مین قیام ہوا سرور عالم نبی بنجار مین فروکش ہوے اور محمد بن مسلمہ کو حکم دیا کہ پچاس
آدمی ہمراہ لیکر حفاظت کرین لشکر کی اور مشرکین مکہ قریب سے دیکھ رہے تھے کہ اہل اسلام کیا کرتے ہین اونہون نے
بھی عکرمہ ابن ابی جہل کو اپنے لشکر کی حفاظت کیواسطے مقرر کیا جب صبح کا وقت آیا حضور بیدار ہوے اور ایک
ایسا شخص چاہا جو اچھی راہ سے دشمنون کے پاس پہونچاوے حضرت سرور عالم نے طلب کیا ابو حثمہ حارثی نے عرض کیا
یہ کام مین کرونگا جناب سید عالم گھوڑے پر سوار ہوے اور ابو حثمہ آگے آگے چلے اور مقام احد مین حضرت کو پہونچا دیا
حضور جب احد مین پہونچے نماز صبح کا وقت آگیا تھا حضرت بلال نے اذان کہی اور تکبیر کہی حضور نے صفین درست کین
اور نماز صبح کو جماعت سے ادا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زرہ پہنے ہوے تھے دوسری زرہ اور اوسکے اوپر پہنی اور
سر مبارک پر خود رکھا شیخ نے لکھا ہے کہ یہان سے معلوم ہوتا ہے تمسک اسباب کے ساتھ کرنا منافی توکل کو نہین ہے
اسواسطے کہ سید المتوکلین صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کیا ہے اور در حقیقت توکل اہل حق کا اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر ہے
اور اسباب جمع کرنا یہ بھی تقدیر سے ہے اور داخل ہے بندگی مین اور حضور تمام انسانون سے بڑھکر جوانمرد اور شجاع تھے

اور جو بڑا شجاع ہوتا ہے اوسکو لڑائی مین دفعۃً بھی زیادہ ہوتا ہی اور ہتیار اور آلات جنگ کو بھی سب سے زیادہ
نگاہ رکھتا ہے اور عبد اللہ ابن ابی کہ سرگروہ تھا منافقین کا معہ اپنی جماعت کے کہ تخمیناً تین سو آدمی تھے احد کے
پہونچنے سے پہلے پلٹ گیا اور ایک قول یہ ہے کہ حضور نے بسبب اوسکے کفر اور نفاق کے پھیر دیا الغرض جب سید عالم معہ
اپنے ہمراہیان باصدق و صفا کے احد مین پہونچے دونو لشکر و نمین صفین بندہین اہل اسلام نے جبل احد کی جڑ مین
صفین باندہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود صحابہ کی صفونکو سیدہا کیا اور اسطرح سے لشکر اسلام صف باندہے
کھڑا تھا کہ احد اونکے پیچھے تھا اور مدینہ منورہ سامنے اور جبل عنیس دہنی جانب اور اس پہاڑ مین ایک گھاٹی تھی
اوسمین یہ خطر تھا کہ دشمن کمین کرین اور اوس راہ سے لشکر اسلام پر حملہ آور ہون سید عالم نے عبد اللہ ابن جبیر کو
مقرر کیا اور پچاس مرد تیر انداز اونکے سپرد کیے تاکہ اوس راہ کی حفاظت کرین اور نچھوڑدین اوس راہ کو کہ کفار لشکر
اسلام پر آپڑین اور حکم دیا کہ اگر کفار آنیکا قصد کرین اونکو تیرونسے مارنا اور وصیت کی اون لوگونسے کہ کبھی
مالمین اپنی جگہ سے نہ ہلنا خواہ مسلمان غالب ہون خواہ مغلوب اور اوسقدر مبالغہ کیا حضور نے کہ اونسے ارشاد کیا کہ اگر
غالب ہون اور اعدا کو ہزیمت دین اور مال غنیمت جمع کرین تم اس جگہ کو نچھوڑنا اور اگر وہ غالب آوین اور
ہمکو قتل کرین تب بھی یہانسے نہ ہلنا اور عکاشہ بن محصن کو حضور نے میمنہ یعنی لشکر کا دہنا بازو مقرر کیا اور
ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی کو بایان بازو کیا اور ابو عبیدہ بن جراح اور سعد ابن ابی وقاص کو آگے کے
لشکر پر متعین فرمایا اور مقداد بن عمرو کو پیچھے لشکر کے کیا مشرکین مکہ نے بھی اپنی صفونکو آراستہ کیا خالد بن
ولید کو میمنہ پر اور عکرمہ ابن ابی جہل کو میسرہ پر اور ابو سفیان کو قلب لشکر مین مقرر کیا اور صفوان بن
امیہ یا عمرو ابن عاص کو سوارونکا امیر کیا اور عبد اللہ بن ربیعہ کو تیر اندازونپر سردار کیا اور علم لشکر طلحہ بن
طلحہ کو دیا کہ جسکو کبش کتیبہ کہتے تھے جب دونو لشکر آراستہ ہوگئے لڑائی شروع ہوئی اول شخص جسنے کفار
نابکار سے لشکر جرار یاران نامدار جناب سید ابرار پر تیر اندازی کی ابو عامر فاسق تھا اور اوسکو عامر راہب بھی کہتے تھے
پچاس مرد اپنی قوم کے لیکر نکلا اور آواز دی کہ مین ہون ابو عامر لعنۃ اللہ علیہ یاران نبی کریم نے فرمایا کہ لا مرحبا

لبیک ولا اھلا یا فاسق اوسنے اور اوسکی قوم نے تیر اندازی شروع کی اور چند غلام قریش کے اوسکے ساتھ تھے
وہ لشکر پر پتھر مارنے لگے اہل اسلام نے بھی تیر اور پتھر مارنا شروع کیا یہانتک کہ وہ بدکار بھاگا معہ اپنے ہمراہیوں کے اور یہ بدبخت
قبل ولادت باسعادت کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دیتا تھا اور اوصاف حمیدہ حضور کے بیان کرتا تھا بعد بعثت کے
پھر گیا اور مقابلہ کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے الحق بغیر حکم خدا اور اوسکی ہدایت کے علم کچھ کام نہین آتا بعد اوسکے
طلحہ علم بردار قریش نکلا اور رجز پڑہا اور مبارز طلب کیا شیر میدان وغا سیدنا علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا میدان
جنگ مین برآمد ہوے اور اوس کافر سے مقابلہ کیا اور تلوار اوسکے سر پر ماری مغز تک سر اوسکا کٹ گیا اور گھوڑے
سے گرا اسد اللہ کرم اللہ وجہہ دشمن پر فتح پاکر پھرے اور اپنی صف لشکر مین جلوہ افروز ہوے یارون نے کہا کہ تمنے
اوسکا کام ختم کیون نکیا فرمایا جب وہ گرا ستر اوسکا کھل گیا اور مجھکو اوسنے قسم دی کہ اب مجھکو قتل نکرو شرم معلوم ہوئی مجھکو
کہ پھر اوس سے تعرض کرون اور جانتا ہون کہ قریب تر ہلاک ہوجاویگا اور بعض روایتین یہ ہے کہ مصعب بن
عمیر نے اوسکو قتل کیا اور کہتے ہین کبش کتیبہ جسکے قتل کی حضور نے خبر دی تھی وہ یہی تھا اوسکے قتل ہونے سے سرور عالم
خوش ہوے اور تکبیر کہی سب مسلمانون نے آواز تکبیر بلند کی اور صحابہ نے لشکر اعدا پر حملہ کیا اور اونکی صفونکو توڑ دیا
اور اضطراب لشکر کفار مین پیدا کر دیا بعدہ عثمان ابن ابی طلحہ نے علم کفار کا اوٹھایا حمزہ عم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار اوسکی دونو شانون کے درمیان مین ماری ایک ہاتھ اور شانہ اوسکا گر پڑا
اور پتا اوسکا دکھائی دینے لگا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ فتح پاکر پلٹے اور فرماتے تھے مین بیٹا ہون حاجیونکے
پانی دینے والیکا یعنی عبد المطلب کا کہ سقایتہ حرم جسکے حوالہ تھی بعدہ ابو سعید بن ابی طلحہ نے کافرونکا علم لیا سعد ابن
ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک تیر اوسکی مارا وہ تیر اوس کافر کے حنجرہ پر پڑا مثل کتے کی زبان اوسکی نکل آئی پھر
مسافع بن طلحہ ابن ابی طلحہ نے علم لیا عاصم بن ثابت ابن ابی افلح نے اوسکے تیر مارا وہ بھی قریب ہلاکت کے پہونچا
کفار نے اوسکو اوٹھا لیا اور اوسکی مان سلافہ بنت سعد کے پاس لیگئے اوسنے پوچھا کہ کسنے تجکو تیر مارا اوسنے کہا
کہ مین پہچانتا نہین ہون لیکن یہ سنا مین نے کہ اوسنے کہا کہ لے مین ہون ابن ابی افلح سلافہ نے اوسدن نذر کی

کہ عاصم کے کاسہ سر مین شراب وہ شخص پی گئے اور جو شخص مرا اوسکا کاٹیگا اوسکو سو اونٹ دینگی بعدہ وہ کافر بھیا اور جہنم کو پہونچا پیچھے علم کفار کلاب بن طلحہ ابن ابی طلحہ نے اوٹھایا زبیر ابن عوام رضی اللہ عنہ نے اوسکو قتل کیا بعدہ جلاس ابن ابی طلحہ بچا اوسکے علم بردار ہوا طلحہ ابن عبد اللہ نے اوسکو قتل کیا بعد اوسکے ارطاہ بن شرحبیل نے علم لیا سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو بھی مارا اوسکے بعد شریح بن قارط نے علم قریش لیا راوی کہتا ہے میں نہیں جانتا اوسکو کسنے قتل کیا بعدہ ایک مرد تھا بنی عبد الدار کا صواب نامی جسنے علم اوٹھایا بقولے سعد ابن ابی وقاص نے اور بقولے سیدنا علی مرتضی نے اور بقولے قزمان نے اوسکو بھی قتل کیا سب قوم علمدار قریش کیا سب قتل ہوگئے اور بنی عبد الدار سے کوئی باقی نرہا کہ علمداری کرے علم کفار کا سرنگون ہوا اور ہزیمت اونکی لشکر میں پڑی اور ایک روایت مین ہے کہ بعد سبکے عمرہ دختر علقمہ علم بردار لشکر قریش ہوا اور مدارج میں ہے کہ دس آدمیون نے زیادہ نے علم مشرکون کا اوٹھایا یہانتک کہ عمرہ حارثیہ نے علم لیا اور سب مارے گئے جسنے لشکر کفار سے اوٹھایا سرنگون ہوا بعدہ مسلمانون نے یکبارگی اعداء دین پر حملہ کیا صاحب روضہ نے بعد مقتول ہونے علم برداران لشکر قریش کے لکھا ہے کہ کہتے ہین جنگ احد مین حضور ایک تلوار ہاتھ مین لیے تھے کہ اوس تلوار کی ایک طرف یہ عبارت لکھی تھے

فِي الْجُبْنِ عَارٌ وَفِي الْإِقْبَالِ مَكْرُمَةٌ وَالْمَرْءُ بِالْجُبْنِ لَا يَنْجُو مِنَ الْقَدَرِ

یعنی نامردی مین عار ہی اور سامنہ کرنے مین مکرمت ہے اور آدمی بسبب بودے پن کے نجات نہین پاتا ہے تقدیر سے یعنی جو اللہ تعالی نے مقدر کردیا ہے وہ ہوتا ہی یعنی اگر موت ہے تو بھاگنے سے بھی آویگی اور فرمایا نبی کریم نے کہ کون اس تلوار کو مجھسے لیتا ہی اور حق اسکا ادا کرتا ہے ایک جماعت صحابہ نے اوس تلوار کو مانگا حضرت سرور عالم نے کسیکو ندیا ابو دجانہ انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حق اسکا کیا ہی فرمایا حق اسکا یہ ہے کہ دشمنون پر مارے تاکہ برباد اور خراب ہون ابو دجانہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اسکو لونگا اور حق اسکا ادا کرونگا حضور نے وہ تلوار حضرت ابو دجانہ کو دیدی اور ابو دجانہ بہت بڑے شجاع اور پہلوان تھے اور جسوقت عصابہ احمر سر پر باندہتے تھے لوگ جانتے تھے اسوقت خوب لڑینگے حضرت ابو دجانہ نے وہ عصابہ احمر باندھا اور تلوار حضور کے دست مبارک سے لی اور جھومتے ہوئے اور اٹھلاتے ہوئے

چلے حضرت سرور عالم نے فرمایا یہ وہ رفتار ہے جسکو خدا تعالی دشمن رکھتا ہے الا ایسے مقام پر یعنی وقت مقابلہ کفار کے خدا کی راہ مین ابودجانہ جس گروہ کفار پر حملہ کرتے تھے اوسکو درہم اور برہم کردیتے تھے اور جو دشمن اونکے سامنے آتا تھا وہ اونکی تلوار سے ہلاک ہوتا تھا یہانتک کہ پہونچے سفح جبل مین ہندہ زوجہ ابوسفیان کی اور وہ عورتین اونکے ساتھ تھین بڑی رہی تھی اور وہ سب دف بجاتی تھین اور کشتگان بدر پر نوحہ کرتی تھین ابودجانہ نے تلوار اوٹھائی تاکہ ہندہ کو قتل کرین اور پھر ہاتھ روک لیا اور اپنے دل سے کہا کہ تلوار رسول کریم کی اس سے گرامی تر ہے کہ ایک عورت کے خون سے اوسکو آلودہ کرین القصہ مسلمانون نے حملہ کیا اور کافرونکو تلوارونپر رکھلیا اور مارنا شروع کیا یہانتک کہ اونکے لشکرگاہ سے اونکو باہر کردیا اور بکیفیت یاران رسول کریم کے ہاتھ رہا عورتین کفار کی فریاد اور واویلا کرتی تھین اور دف اونھونے ہاتھونسے ڈالدیے اور دامن جامونکے اوٹھالیے چنانچہ اونکی پنڈلیان اور چھاگلین کھائی دیتی تھین اور اس خرابی سے پہاڑ کیطرف بھاگی جاتی تھین مسلمانون نے پیچھا کفار کا چھوڑدیا اور مال کفار کا لوٹنے لگے خالد بن ولیدنے مع ایک جماعت مشرکین کے چاہا کہ پہاڑ کی گھاٹی سے مسلمانونکے پیچھے آجاوین تیرانداز جنکو حضور نے حفاظت کو مقرر کیا تھا اونھونے تیرونسے اونکو پھیر دیا چند بار خالد نے اسکا قصد کیا مگر پیش نجاسکا آخر پھر گئے اور گھات مین بیٹھ رہے جب لشکر فتحیاب ہوا اور اعدائے دین کو ہزیمت ہوئی اور صحابہ مال غنیمت جمع کرنے لگے گروہ تیراندازونکا جو گھاٹی پر حفاظت کرتا تھا اونھونے کہا کہ اب ہمارا یہان توقف کرنا بیکار ہے عبداللہ بن جبیر جو اوسکے امیر تھے اونکو مانع ہوے اور سمجھایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت اونکو یاد دلائی اونھون نے نمانا اور صبر نکیا اور کہا کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم نہین دیا تھا جو تم کہتے ہو اور اکثر اونمین سے چلے گئے اور مال غنیمت لوٹنے لگے اور عبداللہ بن جبیر تھوڑے آدمیونکے ساتھ جو دس بھی نتھے اوسی جگہ ٹھیر رہے خالد بن ولیدنے دیکھا کہ گھاٹی پر چند آدمیونسے زیادہ نہین ہین پھر پڑے اور عکرمہ ابن ابی جہل اور دوسرے کفار نے بھی اونکی موافقت کی اور عبداللہ ابن جبیر اور اونکے ہمراہیونپر حملہ کیا اور اونکو سبکو شہید کیا اور مسلمانونکے پیچھے سے اونپر حملہ کیا صفین اونکی پریشان کردین گھوڑے اونکے پلٹے اور ہوا مخالف چلی اور قبل اوسکے ہوا موافق تھے

اور مدارج مین ہے کہ جب کفار اوس گھاٹی سے لشکر اسلام پر آگرے اور قتال کرنے لگے اضطراب عظیم مسلمانوں میں پیدا ہوگیا اور لشکر پراگندہ ہوگیا اور اسقدر انتشار ہوا کہ آپسمین ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے چنانچہ اسید بن حضیر کو دو زخم مسلمانونکے ہاتھ سے لگے اور ابو بردہ کو بھی دو زخم پہونچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا ارشاد کیا کہ وہ بھی اللہ کی راہ مین ہے یعنی اونکا زخمی ہونا خدا کیواسطے ہی اور اجر اونکے واسطے ثابت ہے اور حضرت یمان پدر حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہما مسلمانونکے ہاتھ سے مقتول ہوئے ہرچند کہ خذیفہ چلاتے رہے کہ اے بندگان خدا یہ میرا باپ ہے اور مسلمان ہے کسی نے نہ سنا اور اونکو شہید کیا حضرت خذیفہ نے کہا اللہ تعالی تمکو بخشے اور تمپر رحمت کرے اور ہمیشہ حضرت خذیفہ دعائے خیر اور مغفرت کرتے تھے اپنے باپ کے قاتلونکو اور یہ کمال قوت ایمان تھی صحابہ کرام کی اور ظہور تھا آیہ کریمہ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کا کہ باوجود باپ کے قتل ہونیکے بسبب محبت اخوت ایمان کے اونکے واسطے دعا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت قاتلونسے خذیفہ کو دلوادی حضرت خذیفہ نے اوسکو لیا اور مسلمانونپر اوسکو تصدق کردیا الغرض کفار غالب آگئے اور مسلمان مقتول ہوئے اور یہ سب مضمون بسبب شومی نافرمانی نبی کریم کے واقع ہوا جو اوس جماعت تیر اندازونسے ظہور مین آئی کہ مال دنیا کیواسطے اونہون نے رسول اللہ کی نصیحت کو فراموش کردیا اور حقیقت مین یہ تحدید تھی اللہ کیطرف سے مسلمانونکو تاکہ آئندہ حضرت رسولکریم کی نافرمانی سے ڈرتے رہین اور حضرت سرور عالم کی اطاعت مین سراپا رضا اور تسلیم ہوجاوین الغرض جب لشکر اسلام کو ہزیمت ہوئی شیطان جعال بن سراقہ کیصورت پر متمثل ہوا اور آواز دی اَلَا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ یعنی اسوقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے اور یہ امر باعث زیادتی پریشانیکا ہوا صحابہ کے حق مین الغرض بہت سے مسلمان شہید ہوئے اور اکثر مسلمان بھاگ گئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی محل میں ثابت قدم رہے اور جنگ میں مصابرت فرمائی اور حضور اپنی کمانسے خود تیر مارتے تھے اور دشمنونکو تیرونسے اپنے پاس سے دفع فرماتے تھے اور ملائکہ اوسدن حاضر تھے مگر عام طور پر اونہوں نے مقابلہ نہین کیا جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام مردونکی صورت پر سفید کپڑے پہنے ہوئے حضرت سید عالم کے دہنے اور بائین پر کھڑے تھے اور جناب سرور عالم کی محافظت

کرتے تھے اور کفار سے لڑتے تھے اور صاحب روضہ نے صاحب تلخیص المغازی سے نقل کیا ہے کہ چودہ شخص صحابہ سے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے سات مہاجرین سے اور سات انصار سے مہاجرین میں سے ابوبکر صدیق اور
علی مرتضیٰ اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد ابن ابی وقاص او طلحہ بن عبد اللہ اور ابوعبیدہ بن الجراح اور زبیر بن
عوام اور انصار سے حباب بن منذر اور ابودجانہ اور عاصم بن ثابت اور سہیل بن حنیف اور اسید بن حضیر
اور سعد بن معاذ اور حارث بن ضمتہ اور کہتے ہین کہ محمد بن مسلمہ بھی انہین مین سے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین
اور انمین سے آٹھ آدمیون نے اوسدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر جان دینے پر خدا کی راہ مین
بیعت کی تین نے مہاجرین سے اور پانچ نے انصار سے اور کہتے ہین کہ تیس شخص یاران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے حضور کے آگے لڑ رہے تھے اور ہر ایک کہتے تھے وَجْهِي دُونَ وَجْهِكَ وَنَفْسِي دُونَ نَفْسِكَ وَعَلَيْكَ
السَّلَامُ غَيْرَ مُوَدَّعٍ اور سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہین کہ جب کفار نے مسلمانون پر
غلبہ کیا حضرت سرور عالم میری نظر سے چھپ گئے مین مقتولون مین گیا اور خوب طرح دیکھا سید عالم کو نپایا مین نے
دلمین کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگون مین سے نہین ہین کہ کافرونکے مقابلہ پر صف جنگ سے ہٹ جاوین
اور مقتولون مین بھی نہین ہین مجھکو یہ گمان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے فعل کیوجہ سے ہم پر غضب کیا اور اپنے رسول
کو آسمان پر اوٹھا لیا پس مین نے اپنے دلسے کہا کہ کوئی شے بہتر اس سے نہین کہ مقابلہ کرون تاکہ شہید
ہوجاؤن تلوار نکالکر گروہ مشرکین پر مین نے حملہ کیا وہ سب منتشر ہوگئے ناگاہ حضرت سرور عالم کو اون
کے درمیان مین مین نے سلامت دیکھا سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بزرگ فرشتون سے اپنے رسول کی محافظت
کرائی ہے اور منقول ہے کہ جنگ احد مین جب مسلمان شکست اوٹھا کر پلٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو تنہا چھوڑا حضرت سید عالم خشمگین ہوے اور آنحضرت نے نظر کی سیدنا علی مرتضیٰ کو دیکھا اپنے
پہلو مین کھڑا ہوا فرمایا اے علی تو کیون نہ اپنے بھائیون سے ملگیا جناب امیر نے عرض کیا آیا کافر ہوجاؤن [illegible]
بعد ایمان کے مجھکو آپکی اقتدا ہے یعنی مجھکو آپ سے کام ہے اور اون بھائیون سے کہ جنہون نے مال غنیمت کیواسطے [illegible]

ف: بیان شجاعت انام الاشجعین حضرت اسد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ۱۲

شکست اوٹھائی کیا کام ہے ناگاہ ایک گروہ کفار کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف متوجہ ہوا حضور نے ارشاد کیا کہ
اے علی میری حفاظت کر اور حق خدمت اور نصرت کا ادا کر حضرت اسد اللہ نے اوس قوم پر حملہ کیا اور سب سے کافر ذکو قتل کیا
اور اونکی جماعت کو پراگندہ کر دیا منقول ہے کہ جب سیدنا علی مرتضی نے یہ دلاوری اور مردانگی کی جبرئیل علیہ السلام نے
کہا یا رسول اللہ یہ کمال مواسات اور جوانمردی ہے کہ علی آپکے ساتھہ کرتے ہین حضور نے ارشاد فرمایا اِنَّہٗ مِنِّیْ وَاَنَا
مِنْہُ بتحقیق علی مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون یہ کنایہ ہے کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگی سے یعنی ہم اور وہ
ایک ہین ایک دوسرے سے جدا نہین ہین اور مروی ہے کہ جب رسول کریم نے یہ کلمہ ارشاد کیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا
وَاَنَا مِنْکُمَا اور مین تم دونو سے ہون اور منقول ہے کہ غیب سے ندا ہوئی تھی لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ
اِلَّا ذُوالْفِقَارُ اور بعض روایت مین ہے کہ حضرت سرور عالم نے فرمایا اے علی سنتے ہو تم اپنی مدح کہ وہ فرشتہ جسکا
نام رضوان ہے آسمان پر کہتا ہے لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارُ صاحب روضہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کو
اس طریقہ سے بعض بڑے محدثین اور اہل سیر نے لکھا ہے لیکن ذہبی نے جو محک رجال ہین اونہون نے اسکی راویکی تکذیب
اور تضعیف کی ہے واللہ اعلم اور شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ ظاہراً قصۂ نادعلیاً مظہر العجائب بھی اسی معرکہ مین
واقع ہوا ہے لیکن ان حدیث کی کتابون مین ذکر اوسکا نہین کیا ہے اور فی الحقیقت جناب امیر نے ایسا کچھہ
حق شجاعت اور مقاتلہ کا ادا کیا اور ایسی داد جوانمردی دی کہ اوس سے زیادہ تصور مین نہین آسکتی رضی اللہ عنہ روایت
ہے قیس سے اونہون نے اپنے باپ سعد سے روایت کیا اونہون نے کہا کہ مین نے علی مرتضی سے سنا کرم اللہ وجہہ فرمایا
اونہون نے کہ جنگ احد مین سولہ ضرب مجھپر پہونچی اون مین چار ضرب ایسی تھی کہ مین زمین پر گر پڑا اور جب مین زمین پر گرتا تھا
ایک مرد خوبصورت جسمین خوشبو آتی تھی بازو میرا پکڑتا تھا اور مجھکو کھڑا کر دیتا تھا اور کہتا تھا کہ کافرون پر حملہ کر تو خدا اور
اوسکے رسول کی طاعت مین ہے اور وہ دونو تجھسے راضی ہین بعد لڑائیکے یہ حال مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا سرور عالم نے فرمایا کہ تم اوسکو پہچانتے ہو مین نے عرض کیا نہین لیکن دحیہ کلبی سے مشابہ تھا ارشاد کیا
اے علی اللہ تعالی تیری آنکھہ کو روشن کرے وہ جبرئیل تھے علیہ السلام اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسکر جوانمردی

جنگ احد مین وقوع مین آئی ہین اور بہت بڑا اقتال اونہون نے کیا ہے چنانچہ حضور نے خود فرمایا ہے کہ طلحہ اون لوگونسے ہے کہ جو کچھہ حق اونپر تھا یعنی خدا اور رسول کا بجالایا اور کہتے ہین کہ حضرت طلحہ نے اپنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا اور ابن قمیہ کی تلوار کو حضرت سے رد کیا اوس زخم کیوجہ سے ہاتھہ اونکا شل ہوگیا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت طلحہ نے اپنے ہاتھہ کو اوس تیر کا سپر کیا تھا جو ایک کافر نے سید عالم پر مارا تھا وہ اونکی ایک اونگلی پر پڑا اور اسوجہ سے ہاتھہ اونکا بیکار ہوگیا اور منقول ہے کہ جنگ احد مین اسی زخم حضرت طلحہ نے کہائے تھے اور باوجود اوسکے لڑتے جاتے تھے ایکبار دو ضرب تلوار کی اونکے سر پہ لگی تھین اوسکی شدت سے وہ گر کر بیہوش ہوگئے تھے حضرت صدیق نے آکر پانی اونکے منہ پر ڈالا اونکو ہوش آگیا پوچھا کہ رسول اللہ کا کیا حال ہے صدیق اکبر نے کہا بخیریت ہین اور حضور ہی نے مجھکو تمہارے پاس بھیجا ہے حضرت طلحہ نے فرمایا الحمد للہ جو کچھہ مصیبت بعد اوسکے آئے آسان ہے یعنی غرض فقط صحت حضور ہے سبحان اللہ کیا سچے عاشق اللہ کے حبیب کے تھے جنکو بجز حضرت کی سلامتی کے کوئی غرض ہی نتھی

من و دل گر فدا شدیم چه باک
غرض اندر میان سلامت اوست

ایسے ہی عاشقونکا قول ہے اور مروی ہے کہ انس ابن نضر چچا انس ابن مالک کی جنگ بدر مین حاضر نتھے اونہون نے چاہا کہ احد مین حاضر ہوکر اوسکا عوض کرین جب پہونچے احد مین لوگونسے حضرت سرور عالم کا حال پوچھا اونہون نے کہا کہ ایسا سنتے ہین کہ حضرت شہید ہوئے انس نے فرمایا یہ روا ہے تمکو کہ تم زندہ رہو اور رسول خدا کو کافر شہید کرین اور بعدہ دشمنون کیطرف متوجہ ہوئے اتفاقاً سعد ابن ابی وقاص یا سعد ابن معاذ سے ملاقات ہوئی انس نے کہا کہ قسم ہے خدا کی مین بوے جنت احد کی جانب سے سونگھتا ہون اور قلب لشکر کفار پر حملہ کیا اور بہت سخت لڑے یہانتک کہ شہید ہوئے کچھہ اوپر اسی زخم اونکے جسم پر لگے تھے اور یہ حال کثرت زخم سے ہوگیا تھا کہ جثہ اونکا پہچانا نجاتا تھا اونکی اونگلی پر ایک تل تھا اوسکی وجہ سے اونکی بہن نے پہچانا اور سعد ابن ابی وقاص جنہون نے اول تیر خدا کی راہ مین مارا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو تیر اندازی پر حاضر کیا تھا اور فرماتے تھے اے سعد تیر مار فدا ہون تجھپر میرے ماں باپ اور مالک بن زہیر ایک کافر تھا کہ گتنی ایک

مسلمان اوسکے زخم سے مقتول اور مجروح ہوئے تھے حضرت سعد نے تیر اوسکی آنکھہ پر مارا وہ تیر اوس ملعون کے سر کے پیچھے
نکلگیا اور وہ جہنم کو پہونچا مسلمان اوسکی ضرر رسانی سے چھوٹ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے خیر حضرت سعد کو
دی فرمایا اللہ تیری دعا قبول کرے اور مضبوط کرے تیری تیر اندازی کو چنانچہ سعد برکت دعائے نبی کریم مستجاب الدعوات
ہوگئے لوگ اونسے دعا کراتے تھے مروی ہے کہ حضرت سعد آخر عمر مین نابینا ہو گئے تھے لوگون نے کہا ای سعد بیمار
تمہاری دعا سے شفا پاتے ہین تم اپنے واسطے کیون نہین دعا کرتے ہو کہ بینا ہوجاؤ جواب دیا حضرت سعد نے
کہ چاہا ہوا اللہ کا اور اوسکا حکم اپنی بینائی سے زیادہ مجھکو محبوب اور پسندیدہ ہے اللہ اکبر کیا مرتبہ جناب رسالت
ہے کہ حضرت کے یار مومنین اس مرتبہ اعلیٰ پر تسلیم اور رضا تھی یہ سب فیضان صحبت پاک تھا رضی اللہ عنہ اور
ابو طلحہ انصاری حضرت سرور عالم کے سامنے کھڑے تھے اور اپنے کو اونہون نے حضرت سرور عالم کا سپر بنایا تھا اور
فن تیر اندازی مین بڑے کامل تھے اور کمان کو سخت کھینچتے تھے دو تین کمانین اوس دن اونکے ہاتھہ سے ٹوٹین اور آواز
بھی اونکی بلند تھی پچاس تیر اونکی ترکش مین تھے سبکو لشکر کفار پر مارا اور جب تیر مارتے تھے نعرہ کرتے تھے اور کہتے تھے
یا رسول اللہ نَفْسِی دُوْنَ نَفْسِكَ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاكَ جان اور تن میرا تم پر فدا ہو اے رسول اللہ کے اور جب
تیر اونکے ختم ہو گئے حضور ایک لکڑی زمین سے اوٹھا کر اونکو دیتے تھے اور فرماتے تھے ارم یا ابا طلحہ جب وہ اوسکو
کمان مین لگاتے تھے وہ لکڑی تیر ہوجاتی تھی اور دشمن پر مارتے تھے اور جو کوئی مسلمان ترکش لیے ہوئے حضرت کے
سامنے آتا تھا فرماتے تھے تیر یہان ڈالدے ابو طلحہ کیواسطے تاکہ دشمن کو مارے اور فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ آواز ابو طلحہ کے لشکر مین بہتر ہے چالیس مرد و نسے اور مروی ہے کہ عبد ابن حجش کی تلوار ٹوٹ گئی حضرت
سرور عالم نے ایک شاخ درخت خرما کی اونکو دیدی وہ اونکے ہاتھہ مین تلوار ہو گئی جیسے کہ جنگ بدر مین عکاشہ
کیواسطے ہو گئی تھی اور جان نثاران جناب رسالت سے ایک حضرت حنظلہ تھے کہ اونکو حنظلہ الغسیل اور
غسیل الملائکہ کہتے ہین وہ مدینہ منورہ مین تھے اور زوجہ سے ہمبستر تھے صبح غسل کر رہے تھے ایکطرف سر دھویا تھا
کہ ناگاہ سنا کہ وقت صحابہ پر تنگ ہے اور ایک روایت مین ہے کہ غیب سے اونہون نے آواز سنی یا خیل اللہ ارکبی

نبیؐ! اوس وقت اونکو طاقت قیام کی نرہی اور احد مین پہونچے اور مجاربہ کیا اور بہت کافرونکو قتل کرکے شہید ہوے حضرت سید عالم نے دیکھا کہ ملائکہ اونکو نہلاتے ہین حضور نے تعجب کیا کہ یہ کیا حالت ہے اور فرمایا حال اوسکا جمیلہ اوسکی زوجہ سے پوچھو جمیلہ نے حال واقعی ظاہر کیا حضور نے فرمایا کہ بسبب جنابت کے غسل اوسکو دیا گیا اور ابو حمید ساعدی سے منقول ہے کہ جب مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کی نعش پر گیا دیکھا کہ پانی اونکے سر سے ٹپکتا تھا یہ حال مین نے حضور جناب رسالت مین عرض کیا اور عجیب حکایات سے یہ حکایت ہے کہ عمرو بن جموح انصاری لنگڑے تھے اور اونکے چار لڑکے تھے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتے تھے اونہون نے چاہا کہ غزوہ احد مین شریک ہون اونکی قوم کے لوگون نے منع کیا اور کہا کہ تم لنگڑے ہو اور معذور ہو تمپر تکلیف نہین ہے اور تمہارے چار لڑکے حضرت کی خدمت مین ہین عمرو نے کہا یہ اچھا ہے کہ بیٹے میرے بہشت مین جاوین اور مین تمہارے سامنے بیٹھا رہون اونکی زوجہ نے کہا مین دیکھتی ہون کہ وہ بھاگ آیا ہے عمرو نے یہ کلام زوجہ کا سنا اور ہتیار لیے اور دعا کی اے اللہ میرے مجھکو پھیر نا میری زوجہ کیطرف وہ باہر نکلے اور حضرت کی حضور مین قوم کا مانع آنا بیان کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین امیدوار ہون اپنے لنگڑے پیر سے جنت مین چلون حضور نے شفقت سے فرمایا کہ تمکو معذور کیا ہے اللہ تعالی نے تمپر تکلیف نہین رکھی ہے عمرو نے مکرر حضور سے درخواست کی اونہے اجازت دی ابو طلحہ کہتے ہین کہ مین نے عمرو بن جموح کو جنگگاہ مین دیکھا کہ چلتے تھے اور کہتے تھے قسم ہے خدا کی مین مشتاق ہون جنت کا اور بیٹا اونکا اونکے پیچھے دوڑتا تھا دونون لڑے اور شہید ہوے اور مروی ہے کہ ہند زوجہ عمرو نے اپنے شوہر اور پسر کی نعش کو اونٹ پر رکھا اور مدینہ کا قصد کیا تاکہ اونکو دفن کرین اونٹ ہند کا زانو کے بل بیٹھ گیا اونہون نے مار کر اوٹھایا جب وہ مدینہ کیطرف متوجہ ہوتی تھین اونٹ بیٹھ جاتا تھا ایکبار اونٹ کو اوٹھا کر ہند نے احد کیطرف اوسکا منہ کر دیا وہ چل نکلا ہند نے یہ حال حضرت صلی اللہ و سلم سے عرض کیا ارشاد ہوا کہ اونٹ تیرا مامور ہے اور ہند سے پوچھا کہ عمرو نے کچھ کہا تھا ہند نے کہا ہان یا رسول اللہ جب وہ احد کو چلنے لگے تو رخ بقبلہ ہو کر دعا کی تھی کہ اے میرے اللہ مجھکو میری اہل کیطرف نہ پھیرنا حضرت نے فرمایا کہ اسی وجہ سے اونٹ مدینہ کیطرف نہین چلتا اللہ تعالی نے حضرت کے صحابہ کو

ایسا مقبول کرلیا تھا کہ جو اللہ سے مانگتے تھے وہی کرتا تھا اور یہ کرامت ہے عمرو بن جموع رضی اللہ عنہ کی اور کھلا ہوا معجزہ ہے جناب رسالت کا اور منجملہ معجزات جناب سرور عالم کے ہے حال شہادت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا مروی ہے جب مسلمانونکو جنگ احد مین ہزیمت ہوئی مصعب بن عمیر کو اجھا جرین اونکے ہاتھ مین تھا ابن قمیہ ملعون نے اونپر حملہ کیا اور ضرب شمشیر سے دہنا ہاتھ اونکا گرا دیا بائین ہاتھ مین اونہون نے علم کو لے لیا اور کہا وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اوس ملعون نے دوسری ضرب مین دست چپ بھی اونکا کاٹا مصعب نے پھر وہی کلمات کہے اور لوا کو دونون بازوون سے اپنے سینہ سے لگا لیا پھر اوس ملعون نے تیر اونکو مارا وہ گر پڑے اور کہتے ہین کہ آیتہ اوسوقت تک نازل نہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام پاک پہلے نزول سے اونکی زبان سے کہلایا الغرض جب وہ گر پڑے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مصعب کیصورت پر بھیجا اور علم اسلام اوس فرشتہ نے اوٹھا لیا اور آخر روز مین جب جنگ سے فراغت ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے آئے مصعب اوس فرشتہ نے کہا مین مصعب نہین ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھے کہ وہ فرشتہ ہے اللہ تعالیٰ نے مومنین کی مدد کو اوسکو بھیجا ہے بعدہ ابو الروم برادر مصعب نے اوس علم کو لے لیا اور حضرت سرور عالم کے آگے آگے مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے اور مصعب بن عمیر اجلہ صحابہ سے ہین حضرت سرور عالم نے اونکو قبل ہجرت کے مدینہ منورہ مین بھیجدیا تھا تاکہ انصار کو علم دین اور کتاب اللہ اور فقہ تعلیم کرین اور مصعب بڑے مالدار تھے اور بڑے عیش مین اونہون نے پرورش پائی تھی جب مسلمان ہوئے بڑے زاہد ہوئے چنانچہ دیکھا ایکروز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کہ چمڑا بکری کا کمر مین باندھے تھے فرمایا حضور نے دیکھو اس مرد کو کہ روشن کیا اللہ تعالیٰ نے اسکے دلکو ایمان کیواسطے دیکھا ہے مین نے کہ ماں باپ اسکے دوسو درم کا حلہ اسکیواسطے خرید کرتے تھے خدا اور رسول کی محبت نے اسحال پر اسکو کر دیا ہے جو دیکھتے ہو روایت کیا ہے اس حدیث کو ابو نعیم نے اربعین صوفیہ مین اور منجملہ جان نثاران حضرت کے وہب بن قابوس مزنی اور اونکے بھتیجے حارث بن عقبہ تھے اول تو وہ مال غنیمت جمع کرنے مین مشغول ہوئے جب خالد بن ولید اور عکرمہ ابن ابی جہل پشت لشکر اسلام پر آگرے

وہب اور حارث نے ثابت قدم رہکر داد مردانگی دی اس اثنا مین ایک گروہ اشرار کا جناب سید ابرار کیطرف متوجہ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو اس گروہ کو دفع کرتا ہے وہب نے کہا مین ہون یا رسول اللہ اور تیر مار کر مشرکین کو ہٹا دیا بعدہ اور ایک گروہ اعدا کا ظاہر ہوا حضور نے کہا کون ہے اس لشکر کے مقابلہ پر وہب نے پھر وہی جواب دیا اور تلوار سے اونپر حملہ کیا اور پھیر دیا پھر اور ایک گروہ کفار کا دکھائی دیا حضرت نے فرمایا انکے مقابلہ کیواسطے کون ہے وہب نے عرض کیا مین ہون یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اوٹھ اور جنت کی خوشخبری سے گویا حضور نے خبر دیدی اونکو کہ وقت جنت مین داخل ہونیکا آگیا اور زمانہ حیات دنیا قطع ہوا وہ ایسے سچے اللہ کے محب تھے اس بشارت سے خوش ہوکر صف کفار مین در آئے کافرون نے اونکو درمیان مین لیکر تیرون اور تلوارون سے گرا دیا بعد اوسکے حارث اونکے بھتیجے بھی خوب لڑکر شہید ہوے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے فرمایا مین چاہتا ہون کہ موت میری مثل مزنی کی موت کے ہو سعد ابن ابی وقاص کہتے ہین کہ جو دلاوری اور شجاعت مین نے جنگ احد مین مُزنی سے دیکھی کسی لڑائی مین کسی شخص سے نہین دیکھی اور کہا اونہون نے دیکھا مین نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرہانے مُزنی کے بعد اونکے قتل ہونیکے کھڑے تھے اور فرماتے تھے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ فَاِنِّي عَنْكَ رَاضٍ راضی ہو اللہ تجھسے تحقیق مین تجھسے راضی ہون سبحان اللہ

بچہ نازِ رفتہ باشد ز جہان نیاز مندی	کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی

کیا مرتبہ اللہ تعالی نے جان نثاران نبی کریم کو مرحمت کیا تھا اور کیا خدا کی شان ہے کہ بہت قوی الایمان صحابہ کو اس معرکہ مین لغزش ہوگئی گو اللہ تعالی نے اوسکو معاف کر دیا اپنے حبیب کے طفیل سے اور بعض ضعیف الایمان اوس روز سبقت لیگئے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ چنانچہ مروی ہے عمرو ابن ثابت ایک شخص تھا کہ جسکو دین اسلام مین شک تھا ہر چند اوسکی قوم نے اوسکو سمجھایا تھا مگر نفع نہوا تھا اتفاقاً اوس روز کہ مسلمان جنگ کو جاتے تھے پردہ غفلت اونکے دل سے اوٹھ گیا اور زیور یقین کا دل پر چھا گیا ہتیار لگائے اور لڑائی مین شریک ہوکر مقابلہ کیا یہانتک کہ شہید ہوے حضرت نے اونکے حق مین فرمایا تحقیق وہ اہل جنت سے ہے اور لکھا ہے

کہ ایک یہودی تھا مخیریق نام احبار بنی اسرائیل سے صاحب مال اور کتب انبیا مین صفات نبی آخر الزمان دیکھے ہوئے لیکن بسبب عداوت کے یہودیت پر قائم تھا جب در حضور جنگ احد کو باہر نکلے اسلام مخیریق کے دلمین آگیا اپنی قوم کو بھی اونہون نے دعوت اسلام کی اور کہا کہ بتحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہین ایمان لاؤ اونپر اور نصرت دو اونکو تاکہ سعادت دارین حاصل ہو قوم کے لوگون نے کہا آج ہفتہ کا دن ہے لڑنا نہین ہے اونہون نے جواب دیا کہ یہ حکم دین یہودیت کا ہے شریعت محمدی نے اوسکو منسوخ کر دیا پس وہ خود اوٹھا اور تلوار لی اور حضرت سرور عالم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوے اور ایمان لائے اور وصیت کی کہ میرا مال بعد میرے ملازمان حضرت سید عالم کا حق ہے گویا اللہ تعالی نے نور اسلام سے اونکے دل پر ظاہر کر دیا تھا کہ وقت آخر پہنچ گیا چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ وہ مشرکین پر حملہ آور ہوے اور مرتبہ شہادت پایا حضرت نے اونکی مدح کی اور مال اونکا مسلمانون پر موافق اونکی وصیت کے صرف کیا رضی اللہ عنہ جوانمردان صحابہ کا حال اس غرض سے مذکور ہوا تاکہ ہم اہل اسلام واقف ہون کہ اسلام اسی کا نام ہے کہ خدا اور رسول کی محبت اسقدر ہونا چاہیے کہ جانکو اللہ کیواسطے دریغ نکرے حضور کا فیض صحبت وہ تھا کہ عورتونکو اسقدر قوت ایمانیہ تھی کہ وہ راہ خدا مین جان دینے کو فخر جانتی تھین چنانچہ ثابت ہے کہ جنگ احد مین نساء مومنات ہمراہ تھین خدمت کرتی تھین مجاہدین کی اور اونکو جنگ گاہ مین پانی دیتی تھین اور بعض نے خود جہاد کیا اور کفار سے لڑین جیسا کہ نسیبہ بنت کعب رضی اللہ عنہا کے حال مین لکھا ہے شیخ نے مدارج مین کہ وہ ایک شیر زن تھین اور نہوں نے باتفاق اپنے شوہر زید بن عاصم اور عمارہ اور عبد اللہ اپنے دونو بیٹونکے جنگ احد مین بہت بڑا اہتمام کیا نسیبہ خود کہتی ہین کہ جنگ احد مین ایک مشک تھی میرے پاس مسلمانونکو مین پانی پلاتی تھی جب دیکھا [illegible] دشمنان دین قتال مین مسلمانون پر دراز ہوے پانی پلانا مین نے موقوف کیا اور کفار سے قتال کرنے لگی [illegible] کہ تیرہ زخم مجھکو لگے منجملہ اونکے ایک زخم ایسا کاری تھا کہ ایک سال اوسکا علاج مین نے کیا لوگون نے پوچھا کہ وہ زخم کسکے ہاتھ سے لگا تھا اونہون نے جواب دیا کہ ابن قمیہ لعین کے ہاتھ سے مین نے بھی اوسپر بہت سی ضربین

پہونچائین لیکن وہ دو زرہ پہنے تھا اسوجہ سے کارگر نہوئین اور جب وہ زخم کاری مجھکو لگا سید عالم نے
میرے بیٹے عمارہ کو آواز دی کہ اپنی ماں کی خبر لے جلد جا اور زخم باندھ دے نسیبہ کہتی ہین کہ مین اور میری
اولاد حضور کے سامنے مقابلہ کر رہی تھی اور صحابہ ہزیمت اوٹھائے ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے سے جاتے تھے میرے پاس سپر نتھی ناگاہ حضور نے ایک صحابی کو دیکھا اوسکے پاس سپر تھی فرمایا
اے صاحب سپر اوسکو دے جو قتال پر مستعد ہے اوسنے سپر ہاتھ سے ڈالدی مین نے سپر اوٹھالی اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد سے حملہ اعدا کو دفع کرتی تھی ایک سوار نے کفار مین سے تلوار مجھپر ماری
کارگر نہوئی مین نے تلوار اوسکے گھوڑے پر ماری گھوڑا اوسکا گر گیا اور وہ گھوڑے سے جدا ہوا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم میرے ناظر حال تھے حضور نے میرے بیٹے کو آواز دی کہ اگر پسر ام عمارہ اپنی ماں
کیطرف دوڑ پس مین نے اور میرے لڑکے نے موافق حکم حضور کے متفق ہو کر اوس کافر کو قتل کیا عبد اللہ
بن نسیبہ کہتے ہین کہ اوسدن ایک مشرک نے ایسا زخم مجھپر پہونچایا کہ خون اوسکا بند نہوتا تھا میری ماں نے
زخم میرا باندھا اور کہا کہ اوٹھ کفار سے مقابلہ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام عمارہ جو قوت
اور ہمت تو رکھتی ہے کسکو ہے فی الواقعی اپنی جان دینے سے اولاد کا قتل کرنا بہت سخت تر ہے مگر محبت
رسول اللہ نے سب آسان کر دیا تھا عبد اللہ کہتے ہین اسی اثنا مین وہ شخص جسنے مجھکو زخمی کیا تھا ہمارے
سامنے سے گذرا حضور نے فرمایا اے ام عمارہ سے شخص نے تیرے لڑکے کو زخمی کیا ہے پس
میری ماں نے ایک تلوار اوس کافر کی پنڈلی پر ماری کہ وہ گر گیا جناب سرور عالم ہنس دیے ایسے چنانچہ
دندان مبارک دکھائی دیے اور فرمایا کہ قصاص اپنے لڑکے کا لیا تو نے اے ام عمارہ شکر ہے اللہ کا کہ
اوسنے تجھکو تیرے دشمن پر فتح دی اور تیری آنکھ کو اوسکے ہلاک سے روشن کیا نسیبہ نے کہا یا رسول
دعا فرمایئے کہ مین اپنے اہلبیت کے ساتھ آپکے رفیقوں سے ہوں جنت مین حضرت سید عالم نے
اونکی اور اونکے شوہر اور بیٹوں کے حق مین دعا کی اے میرے اللہ ان سبکو میرا رفیق جنت مین کرنا

نسیبہ نے کہا کہ بعد اس دعا کے جو مصیبت چاہے مجھپر ہو مجھکو کچھ باک نہین ہے معلوم ہوا کہ حضور کے یاران باوفا کو فقط حضور کی رفاقت دارین مین مقصود ہے اور فقط رضائی جناب نبوت درکار ہے اور اسی جان نثاری اور فرمانبرداری کیوجہ سے وہ افضل ہین بعد انبیا کے تمام عالم سے رضوان علیہم اجمعین حال حضور کے یاران باوفا کا مذکور ہوچکا اب حال خاص جناب سید عالم کا اس غرض سے بیان ہوتا ہے تا کہ اہل اسلام کو معلوم ہو کہ محبوب خدا نے خود کس قدر تکالیف اللہ کیواسطے اپنے نفس نفیس پر اوٹھائی ہین اور کس کوشش اور سعی سے خدا کے دین کو پھیلایا ہے اب ہم پر لازم ہے کہ دین خدا کی ہم بھی اعانت کرین اور تکلیفون سے نہ ڈرین کہ یہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور حضور کی نافرمانی سے بچے رہین کہ نافرمانی رسول باعث خرابی ہے دارین مین کتب معتبرہ مین لکھا ہے کہ چار شخصون نے کفار قریش سے آپسمین عہد کیا تہا کہ حضور کو شہید کرین ایک اونمین سے ابن قمیہ ہے جو تمام قوم سے بڑہکر بدکار اور سخت تہا دوسرا عتبہ ابن ابی وقاص بھائی حضرت سعد ابن ابی وقاص کا تیسرا عبداللہ ابن شہاب زہری اور چوتھا ابن ابی خلف اور ایک روایت مین ہے کہ عبد بن حمید اسدی بھی انہین مین سے ہے لعنہم اللہ الغرض یہ سب متفق ہوکر حضرت سید عالم پر حملہ آور ہوے گو وہ ارادہ اونکا باطل تہا اسواسطے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰهِ وَیَاۡبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنۡ یُّتِمَّ نُوۡرَهٗ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكٰفِرُوۡنَ خلاصہ مضمون اس آیہ شریفہ کا یہ ہے کہ کفار چاہتے ہین کہ اللہ تعالی کے نور کو بجھادین یعنی جناب سرور عالم کو جو اللہ کے نور ہین قتل کرین اللہ تعالی [illegible] تا ہے کہ ہم اوس نور کو کامل کرینگے اگرچہ کافرونکو ناگوار ہو لیکن اونہون نے اپنے نزدیک کوشش کو پورا کیا چنانچہ مروی ہے ابن قمیہ ملعون نے اسقدر پتہر اوس گوہر درج رسالت پر مارے کہ رخسارۂ انور خون آلودہ ہوا اور حلقے خود کے رخسارۂ مبارک مین کہ آئینہ جمال حضرت الوہیت تہا ایسے پیوست ہوگئے کہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے آگے کے دانت سے ایک حلقے کو پکڑ کر کہینچا دانت ٹوٹکر گر پڑا دوسرے حلقے کو اونہون نے دوسرے دانت سے پکڑکر کہینچا وہ دانت بھی گر گیا پیشانی پر انوار

جناب سید ابرار کی زخمی ہو گئی اور خون اوس سے جاری ہوا اور ریش مبارک پر ٹپکنے لگا حضرت سرور عالم ردائے شریف سے خون کو پاک کرتے تھے اور سر پر اور چہرہ پر انوار پر ملتے تھے اور فرماتے تھے کیونکر فلاح پاویگی وہ قوم کہ ایسا کام کیا اپنے رسول سے حالانکہ وہ رسول بلاتا ہے اونکو خدا کیطرف جبرئیل علیہ السلام آئے اور یہ آیہ شریفہ لائے لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ نہیں ہے تمہارا واسطے اس امر سے کوئی چیز اللہ ہی کو اختیار ہے چاہے اونکو بخشدے اور رجوع کرے ساتھ رحمت کے اون پر چاہے عذاب کرے اونپر کہ وہ ظالم ہین یعنی آپکو اونکی فکر کیوں ہے آپ تبلیغ احکام اور جہاد کے مامور ہین آپ اپنا کام کیے جائیے ہم جو چاہینگے اونکے واسطے کرینگے چاہیں عذاب کریں چاہیں چھوڑ دیں کہ وہ ظالم ہین اور ایک روایت مین ہے کہ جناب رحمت عالم خون کو پوچھتے جاتے تھے اور اہتمام فرماتے تھے کہ کوئی قطرہ زمین پر نگرے اور ارشاد کرتے تھے کہ اس خون سے اگر کچھ بھی زمین پر گرے تو آسمان سے عذاب اہل زمین پر نازل ہو کہ ہلاک کردے اہل زمین کو اور ایک بھی شخص قسم کھانے سے نہ اوسکے بعدہ دعا کی حضور نے کہ ای رب میرے بخش دے میری قوم کو اسواسطے کہ وہ میرے مرتبہ سے واقف نہین ہین سبحان اللہ کیا رحمت واسع تھی رحمت العالمین کی کہ اوسوقت بھی خدا کیواسطے دعا مغفرت کی اور اونکیطرف سے عذر خواہی کی کہ نا واقف ہین مگر غضب خدا کا ہوا اون ظالمون پر کہ ایسے نبی کریم کو ایذا دیتے تھے اور شقاوت سے نہ باز آتے تھے چنانچہ مروی ہے کہ عتبہ ابن ابی وقاص نے پتھر جناب سید عالم پر مارا وہ پتھر حضور کے نیچے کے ہونٹ پر لگا اور آگے کے دانت نیچے کیطرف کے ٹوٹ گئے اور عبد اللہ ابن شہاب نے ایک پتھر مرفق شریف پر مارا اور زخمی کیا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جب جناب سید عالم کی روئے پر انوار سے خون جاری ہوا میرے باپ مالک بن سنان نے منہ اپنا مقام زخم پر رکھا اور خون چوستے تھے اور پیجاتے تھے اور لوگون نے اسمین کچھ کلام کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے خونکو مساس کریگا وہ آتش دوزخ سے محفوظ رہیگا اور ایک روایت مین ہے سیدنا علی مرتضی اور سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما خون کو روے مبارک سے دہوتے تھے شیر خدا پانی لاتے تھے اور بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

زخم کو دہوتی تھین ہرچند دہویا لیکن خون نہ رکا آخر جناب سیدہ نے ایک ٹکڑا بوریئے کا جلا کر زخم مین بھرا تب خون بند ہوا اور صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری مین نقل کیا ہے کہ عبد الرزاق نے معمر سے اور معمر نے زہری سے روایت کیا ہے کہ ستر ضربین تلوار کی اوس روز چہرۂ انور سید البشر پر ماری گئین اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو اون سب سے بچایا اور بعد اوسکے حضرت ابن حجر نے کہا ہے احتمال رکہتا ہے یا تو عدد ستر کی جو مروی ہین صحیح تعداد ہے یا مبالغہ ہے یعنی مراد کثرت ہے اور کہتے ہین ابن قمیہ لعین نے ایک تلوار کا ہاتھ حضرت سید عالم کے حوالہ کیا وہان پر ایک گڑھا تھا حضرت چونکہ اوسدن دو زرہ پہنے تھے اوس لعین کی ضرب اور ہتیار ونکے ثقل سے اوس گڑھے مین گر پڑے اور زانو مبارک چہل گئے اور لوگونکی نظر سے چھپ گئے اوس ملعون نے پکار کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقتول ہوے اور شیطان نے بھی ندا کی ابو سفیان نے پوچھا کسنے یہ کام کیا ابن قمیہ بولا اوس شخص نے ابو سفیان نے کہا کہ مین کنگن تیرے ہاتھ مین پہناؤنگا جسطرح اہل عجم لڑنیوالونکو پہناتے ہین اور مروی ہے کہ جب سید عالم اوس گڑھے مین گرے حضرت طلحہ آئے اور حضرت کو اوٹھا لیا اپنی بغل مین لیکر اور صاحب روضہ نے لکھا ہے کہ حضرت طلحہ اوس گڑھے مین اوتر کر بیٹھ گئے حضرت سید عالم نے اونکے دوش پر پیر رکھا اور سیدنا علی مرتضی نے اوپر سے ہاتھ پکڑا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوپر نکل آئے اور اون پانچون اشقیا کو بد دعا دی سال بھر اونکو نگذرا تھا بعضی اوسیدن مارے گئے اور بعضے اسی سال جہنم کو پہونچے قبیح حالت سے چنانچہ مروی ہے کہ ابن قمیہ نے جب تلوار حضرت سرور عالم کو ماری کہا اس ضرب کو مجھسے لو مین ابن قمیہ ہون حضرت نے فرمایا اَقْمَاکَ اللّٰہُ وَاَذَلَّکَ ذلیل اور خوار کرے تجھکو اللہ تعالی اوسی سال وہ شقی بکریونکے گلے کے قریب ایک پہاڑ پر سوتا تھا اللہ تعالی نے ایک مینڈھا جنگی اوسپر بھیجا اوسنے سینگ اپنا اوس ملعون کی پیٹھ پر رکھا اور حلق سے اوسکے نکال لیا اور اس خرابی سے قعر جہنم مین مبتلا ہو کر جہنم پہونچا اور ابی ابن خلف سے حضرت سرور عالم نے ایکوقت مین فرمایا تھا کہ تیرا قاتل مین ہون وہ اسی طرح قریش کے ساتھ جنگ احد مین آتا تھا ابو سفیان اوسکو زبردستی لائے اور تفصیل اوسکی یہ مروی ہے کہ وہ کافر اسیران بدر مین تھا

جب فدیہ اوسنے قبول کیا اور رہائی پائی تا کہ مین جاکر فدیہ ادا کرے اوس ظالم نے حضرت کی حضور مین کہا اے محمد میرا ایک گھوڑا ہے اوسکو اسقدر دانہ کھلاؤنگا تا کہ فربہ ہو اور اوس گھوڑے پر سوار ہو کر تمہارے مقابلہ پر آؤنگا اور تمکو قتل کرونگا سید عالم نے ارشاد کیا بلکہ مین تجھکو قتل کرونگا اوسی حالت مین کہ تو اوس گھوڑے پر سوار ہوگا اور تیرا قتل تیری ہاتھ ہونیوالا ہے انشاء اللہ تعالی جنگ احد مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارون سے فرمایا کہ ابی ابن خلف سے آگاہ رہنا کہ وہ ناخلف میرے عقب سے نہ آوے اگر دیکھنا اوسکو آتے ہوے مجھسے کہدینا چونکہ زبان مبارک سے ارشاد ہو چکا تھا اوسکی نسبت مین قضائے الہی نے باوجودیکہ وہ خائف تھا اوسکو جنگ پر مستعد کر دیا پس ناگاہ وہ شقی اوسی گھوڑے پر سوار دکھائی دیا جب اوس ملعون نے سید عالم کو دیکھا سخنان ناسزا جو اوسی کافر کے سزاوار تھے بکنے لگا اور کہا یا محمد ابی تمہارے ہاتھ سے نجات پاوے نپاوے اگر تم آجکے دن میرے ہاتھ سے بچ گئے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر حکم ہو ہم اسپر حملہ کرین اور دوزخ مین پہونچا دین حضرت نے فرمایا نہ اور صبر کیا یہانتک کہ ابی قریب آگیا زبیر حضرت کے سامنے کھڑے تھے اور ایک حربہ اونکے ہاتھ مین تھا سید عالم نے اوس حربہ کو اونسے لیکر ابی پر مارا اوس ملعون کی گردن پر لگا فورًا اوسنے گھوڑا اٹھایا اور اپنے لوگون مین پہونچا اور گھوڑے سے گر پڑا اور گائی کیطرح چلانے لگا قوم نے کہا کہ زخم تیرا کیا ہے ذرا سا چھل گیا ہے اگر ایسا زخم ہم مین سے کسیکے آنکھ مین لگتا تو کچھ باک نہوتا تو اسقدر آہ و نالے کیون کرتا ہے اوسنے کہا تم جانتے ہو یہ زخم کسکی ضرب کا اثر ہے مین اس زخم سے نبچونگا ہلاک ہونگا یہ زخم جو مجھپر پہنچا ہے اگر تمام اہل الحجاز پر ہوتا سب یکبارگی ہلاک ہو جاتے اسواسطے کہ محمد نے مجھکو خبر دی ہے کہ تیرا قاتل مین ہونگا اور کہا اوسنے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر لکڑی خرمے کی میرے منہ پر مار دیتے تو مین ہلاک ہو جاتا اور اسی طرح سے فریاد اور نالہ کرتا رہا یہانتک کہ مشرکین کی مکہ مین پہونچنے کے قبل ایک منزل پر مر گیا اور جہنم مین پہونچا اور شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ صاحب مواہب واقدی سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا عبد اللہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ ابی بن خلف بطن رابغ مین مرا اور کہا اونہوں نے کہ مین بطن رابغ مین
سیر کرتا تھا تھوڑی رات گئی تھی ناگاہ ایک آگ کا شعلہ نکلا مجھکو ہیبت اوس سے آئی دفعتاً اوس
آگ مین سے ایک آدمی نکلا زنجیر مین بندھا ہوا اوس زنجیر کو کھینچتے تھے اور وہ فریاد کرتا تھا اتنے مین آگ
سے اور دوسرا کہتا تھا کہ اسکو پانی نہ دینا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل کیا ہوا ہے یہ ابی
بن خلف ہے لعنۃ اللہ علیہ اور ابن عبد بن حمید اسدی نے بھی جناب سید عالم پر حملہ کرنیکے قصد سے
گھوڑا دوڑایا حضرت ابو دجانہ نے ایک ضرب شمشیر سے اوسکو قتل کیا شیخ نے لکھا ہے کہ حال عتبہ اور
عبد اللہ بن شہاب کا معلوم نہین کہ وہ کیونکر اور کب ہلاک ہوئے صاحب معارج نے کہا ہے
بالاجمال کہ باقی وہ پانچون ملعون بھی اوسی سال مین بری حالت سے مرے الغرض جب
سرور عالم اوس نشیب سے برآمد ہوئے صحابہ نے حضور کو دیکھا سلامت پایا ہر طرف جمع ہوئے
حضور اوس جماعت صحابہ کے ساتھ احد کی گھاٹی کیطرف متوجہ ہوئے جب حضور مع جماعت یاروں کے
نیچے پہاڑ کے پہونچے ابو سفیان اور ایک جماعت مشرکین نے چاہا کہ دوسری طرف سے پہاڑ پر چڑھ جاوین
اور لشکر اسلام پر غالب ہوں اور حضور کو اوس گھاٹی مین آنے نہ دین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے دعا کی الٰہی وہ کافر ہمارا ایسے نہین ہین کہ ہم پر غلبہ پاوین اللہ تعالیٰ نے اونکے دلونمین
ایک خوف پیدا کر دیا کہ اپنی جگہ سے آگے نہ بڑھ سکے اور ایک روایت مین ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ
عنہ نے مع ایک جماعت صحابہ کے اونکو روکا اور اوس گروہ اشرار سے مقابلہ کیا یہانتک کہ اونکو ہٹا دیا
جناب سرور عالم نے بسبب کمال ضعف کے نماز ظہر کو بیٹھ کر ادا کیا بعد قصد فرمایا کہ پہاڑ کے اوپر
تشریف لیجاوین ایک بڑا پتھر راہ مین ملا بسبب ضعف کے حضرت اوسپر چڑھ نہ سکے حضرت طلحہ
بیٹھ گئے حضرت اونکے دوش پر پیر رکھکر اوپر چڑھ گئے اور فرمایا طلحہ نے اپنے اوپر جنت کو واجب کر لیا
حضرت پہاڑ پر تشریف لیگئے اور ابو سفیان کا قصد تھا کہ مع اپنے لشکر کے مکہ کو پلٹ جاوین اور منظور ہوا

کہ دریافت ہوجاوے کہ کون کون شہید ہوا ہے ہزاداران اسلام سے اور کون زندہ ہیں ابوسفیان نے آگے بڑہکر آواز دی یا قوم ہیں محمد ہیں حضرت نے فرمایا جواب نہ دو پھر ابوسفیان نے کہا آیا قوم میں ابن ابو قحافہ ہیں حضرت نے ارشاد کیا جواب نہ دو پھر کہا ابوسفیان نے آیا قوم میں عمر ابن خطاب ہیں حضرت نے کہا جواب نہ دو جب ابوسفیان نے جواب نہ پایا اپنی قوم سے کہا کہ میں نے جنکا نام لیا ہے سب شہید ہوئے اگر زندہ ہوتے جواب ضرور دیتے حضرت فاروق کو طاقت ضبط کی نہ رہی بلند آواز سے کہا اے دشمن خدا جھوٹا ہے اللہ تعالی نے سبکو تیری جان کیواسطے زندہ رکھا ہے ابوسفیان نے اوسوقت اپنے بت کی مدح کی اور کہا اُعْلُ هُبَل یعنی بلند ہو اے ہبل کہ تیری برکت سے ہمکو فتح ہوئی حضرت نے فرمایا اوسکے جواب میں کہو اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلّ اللہ بڑا ہے اور بزرگ ہے ابوسفیان نے کہا اَلعُزّٰى لَنَا وَلَا عُزّٰى لَكُم حضرت نے ارشاد کیا جواب دو اَللّٰهُ مَولَانَا وَلَا مَولٰى لَكُم پھر ابوسفیان نے کہا آجکا دن بدر کے مقابل ہے اور لڑائی مثل ڈول کے ہے کہ کبھی ایک بھرا آتا ہے اور دوسرا خالی اور کبھی وہ بھرا آتا ہے اور یہ خالی حضرت فاروق نے کہا کہ وہ دن اور یہ دن برابر نہیں ہے اسواسطے کہ ہمارے مقتول جنت میں اور تمہارے مقتول دوزخ میں ہیں پھر کہا ابوسفیان نے ہمارے تمہارے درمیان وعدہ سال آئندہ کا ہے بدر میں اور ابوسفیان مع اپنے لشکر کے پلٹا اور مکہ کو روانہ ہوا جب لشکر اشرار پلٹ گیا صحابہ کو دغدغہ پیدا ہوا کہ مبادا کفار مدینہ منورہ کو توجہ نکریں حضرت سیدنا علی مرتضی کو بھیجا کہ حال اونکا دریافت کرو جناب امیر بموجب ارشاد کے خبر لائے کہ مشرکین مکہ کو گئے حضرت سید عالم نے فرمایا کہ آج سے کفار قریش کبھی ہم پر غالب نہونگے اور ہم مکہ کو فتح کرینگے انشاء اللہ تعالے جب مشرکین چلے گئے اہل اسلام اپنے شہدا کو دیکھنے لگے اور زخمیونکو اوٹھانے لگے حضرت نے فرمایا میرے چچا حمزہ کا کیا حال ہے حارث بن قیس حضرت کے پاس سے اوٹھے تاکہ حضرت حمزہ کی خبر لادیں اونکو دیر ہوئی حضرت سیدنا علی مرتضی اونکے پیچھے تشریف لیگئے اور حارث کے پاس پہونچے اوسوقت کہ وہ حمزہ کے سرہانے کھڑے تھے حضرت حمزہ کو آپنے جب شہید پایا بعناد امیر بہت روئے اور سید عالم سے

یہ واقعی بیان کیا حضور راوی اوٹھ کہ جب حضور بنفس نفیس آکر حضرت حمزہ کے سر پر کھڑے ہوئے پایا اپنے چچا کو مقتول اور اسحالیین کہ اون ظالمون نے قابو پاکر اونکو مثلہ کیا تھا اور سینہ حضرت حمزہ کا چاک کر کے جگر شریف کو نکال لیا تھا یہ حال ملاحظہ فرماکر حضرت سید عالم کو بہت ملال ہوا اور روئے اسواسطے کہ حضرت حمزہ آپکے چچا بھی تھے اور برادر رضائی بھی تھے حضور اونکو بہت دوست رکھتے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضور نے نہین کھڑا ہوا ہون کسی مقام پر کہ ختم دلانیوالا مجھکو اس مقام سے زیادہ اور فرمایا واللہ اگر قابو پاؤنگا قریش پر تیس آدمی اونکے اور ایک روایت مین ہے ستر آدمی اونکے مثلہ کرونگا جبرئیل علیہ السلام اوسوقت یہ آیہ کریمہ لائے وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ مراد یہ ہے کہ اگر تم اونسے بدلا لو تو جیسا اونہون نے کیا ہے تم ویسا اونکے ساتھ کرو اور جو صبر کرو تو صبر بہتر ہے صبر کرنیوالیکو سید عالم نے فرمایا کہ مین نے صبر کیا اور اوس ارادہ سے حضور باز آئے اور [illegible] حضرت کی حمزہ کیواسطے اور بعدہ کفارہ قسم [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عم مکرم کے پاس تھے حضرت صفیہ پھوپی رسول کی بہن حضرت حمزہ کی ظاہر ہوئین حضرت نے اونکے فرزند حضرت زبیر سے کہا کہ اپنی مان کو پھیر لیجاؤ تاکہ اپنے بھائیکو اس حالمین نہ دیکھین شاید اونکو طاقت ضبط کی نرہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بڑہکر والدہ سے کہا کہان جاتی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور ہے کہ تم پلٹ جاؤ حضرت صفیہ نے فرمایا اے فرزند مین نے سنا ہے کہ میرے بھائی حمزہ کو شہید کیا ہے اور مثلہ کیا ہے اور مین جانتی ہون کہ [illegible] رضائے خدا مین اوسکو پیش آئی ہے اور تکلیف رضائی خدا کیواسطے [illegible] ہے امید رکھتی ہون کہ خدا عزوجل مجھکو صبر دیگا اور ایک روایت مین کہ اونہون نے یہ فرمایا کہ یہ جو کچھ خدا کی راہ مین اوسکو پہونچا ہے تھوڑا ہے یعنی رضائے الٰہی اور وصال خدا بہت

دقت سے ملتا ہے اونکو سہولیت سے حاصل ہوا ہے زبیر نے آکر کلام ماں کا حضرت سے عرض کیا
حضور نے اونکو اجازت دی حضرت صفیہ تشریف لائین اور بھائی کو جب اوس صورت پر دیکھا اللہ تعالے
ست بھائی کے واسطے دعا مغفرت کی لیکن گریہ کو نہ روک سکین جو حضور بھی اونکے رونے سے رو دیے اور حضرت سیدہ بھی رونے لگین
حضور نے جناب سیدہ اور حضرت صفیہ سے فرمایا کہ بشارت ہو تمکو جبرئیل آئے اور کہتے ہین حمزہ کو ساتون
آسمانون مین اسد اللہ و اسد رسولہ لکھا ہے یعنے اللہ اور اللہ کے رسول کا شیر اور مروی ہے کہ سید عالم
نے صحابہ سے فرمایا سعید بن ربیع بن عمر انصاری بدری کا حال دریافت کرو وہ بھی حضور کے
سچے عاشقون سے تھے ایک مرد انصاری نے اونکو کشتون مین دیکھا کہ حیات سے اونکے ایک
رمق باقی ہے اونہون نے سلام حضرت کا اونسے کہا حضرت سعید نے جواب دیا کہ میرا سلام حضور رسالت
مین عرض کرو اور عرض کرو میری طرف سے جزا دے اللہ تعالی آپکو ہماری طرف سے اے پیغمبر خدا سے
بہت اچھی جزا کہ دی ہے کسی پیغمبر کو اوسکی امت سے اور یارونکو میرا سلام کہدو اور یہ پیام دیدو
کہ اگر اپنے پیغمبر کے فرمان برداری اور خدمتگذاری مین تقصیر کروگے تو تمکو اللہ تعالی جلشانہ کی
حضور مین کچھ عذر نہوگا یہ کہکر اونہون نے انتقال فرمایا اون مرد انصاری نے پلٹ کر یہ حال
عرض کیا آپنے فرمایا اے اللہ میرا راضی ہے سعید ابن الربیع سے الغرض حضور نے اول حضرت حمزہ رضی اللہ
عنہ پر نماز پڑہی اور بعد اوسکے دوسرے شہدا پر بعدہ بدون غسل کے اونہین خون آلودہ کپڑونکے
ساتھ اونکو دفن کیا اور آخر روز مین مدینہ منورہ کیطرف متوجہ ہوے تمام مرد اور عورتین
مدینہ کی حضور کے استقبال کو نکلین اور جناب سرور عالم کی سلامتی خدا کا شکر کیا اور جو کچھ مصیبت
اونپر پیش آئی تھی حضور کی سلامتی کے مقابل اونہون نے اوسکو سہل جانا اور سب عرض کرتے تھے
کہ یا رسول ہر مصیبت آپکی مصیبت کے سوا سہل اور آسان ہے ایک بی بی تھین کہ اونکے باپ اور شوہر
اور فرزند اور دو عزیز شہید ہوے تھے وہ لوگونسے پوچھتی تھین کہ رسول اللہ زندہ ہین اگر حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو ہمکو کسیکے مرنے سے باک نہیں اور ہم غمگین نہیں ہیں رنج چہ غم داریم
یعنی ہمہ داریم ہمہ را۔ اور جب حضور قبیلہ بنی عبد الاشہل میں پہونچے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ
عنہ انہیں قبیلہ سے ہیں کبشہ بنت رافع والدہ حضرت سعد بن معاذ کی باہر نکلیں اور دوڑتی تہیں
تاکہ جمال باکمال مصطفوی سے آنکہونکو روشن کریں اور حضور گہوڑے پر سوار تہے حضرت
سعد نے باگ حضور کے اسپ کی پکڑکر عرض کیا یا رسول اللہ یہ میری ماں ہے جو حضور کی ملازمت میں
حاضر ہوتی ہے حضور نے فرمایا مرحبا اور وہ ملیں تو حاضر ہوئیں حضور کے قریب اور دیدار پر انوار سے مشرف
مشرف ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ جب ہمنے آپکو سلامت پایا تو جو کچہ مصیبت ہے ہم اوسکو
اوٹہا سکتے ہیں حضرت سلطان انبیاء نے عمرو بن معاذ اونکے بیٹے کی تعزیت ادا کی اور فرمایا اے ام سعد
بشارت ہو تمکو اور بشارت دو اپنے اہل کو کہ جو لوگ شہید ہوئے ہیں منازل جنت میں پہرتے ہیں اور سیر
کرتے ہیں اور شفاعت اور [illegible] اونکے لوگونکے حق میں قبول ہوئی ام سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ اس
دل سے ہم راضی ہیں اور بعد اس بشارت کے جو ارشاد ہوئی جائے تہنیت ہے نہ مقام تعزیت
اور عرض کیا یا رسول اللہ اونکے باز ماندہ لوگون کیواسطے دعا کیجیے حضرت نے فرمایا اے اللہ اونکے دلکے
غمونکو دور کر اور اونکو اس مصیبت پر اجر دے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ مجروح ہیں اپنے
گہرونکو چلے جاوین اور زخمونکا علاج کرین میرے ساتھ نجاوین اور بنی اشہل میں قریب تیس ۳۰
آدمیونکے زخمی تہے حضرت سعد فقط آپکے ساتہ دولتسرا نبوت تک گئے اور حضور کو مکان پر پہونچا کر
اپنے گہر گئے اور منقول ہے کہ جب اہل مدینہ سید عالم کے استقبال کو نکلے فاطمہ دختر حضرت حمزہ بہی
راستہ پر آئی تہیں دیکہا لشکر جناب سید بشر گروہ گروہ آتا تہا ہر چند اوس لشکر میں تلاش کیا اپنے
باپ کو نپایا ناگاہ صدیق اکبر کو دیکہا اونسے پوچہا کہ میرے باپ کہاں ہیں وہ لشکر میں دکہائی نہیں دیتے
صدیق اکبر کا دل بہر آیا اور آنکہونمین آنسو ڈبڈبا آئے اور کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پے تشریف

لاتے ہین جب سید عالم بھی تشریف لائے اوس بچے کو اونھون نے دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئین اونھون نے مرکب کی باگ پکڑلی اور پوچھا یا رسول اللہ میرا باپ کہان ہے سید البشر نے فرمایا مین تیرا باپ ہون اونھون نے عرض کیا یا رسول اللہ اس ارشاد سے بوے خون آتی ہے اور وہ رونے لگین تمام صحابہ اونکے رونے سے رو دیے بعدہ فاطمہ نے کہا یا رسول اللہ کیفیت میرے باپ کے شہادت کی ارشاد کیجیے حضرت نے فرمایا ای فرزند اگر مین اونکا حال کہونگا تجھکو قوت صبر کی نرہیگی یہ سنکر وہ اور زیادہ رونے لگین آور مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین داخل ہوے اکثر انصار کے گھرونسے آواز گریہ کی سنی سبب اوسکے شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے فرمایا افسوس ہے لیکن حمزہ کا کوئی نہین یعنی حمزہ ایسی عورتین جو اوسکے واسطے روئین نہین رکہتا انصار نے جب یہ سنا اپنی عورتونسے کہا کہ پہلے حمزہ کے گھر جاؤ اور انکے واسطے گریہ کرو بعدہ اپنے گھر مین آکر اپنے شہدا پر گریہ کرو عورتین انصار کی حضرت حمزہ کے گھر مین جمع ہوئین اور آدہی رات تک اونکے واسطے روتی رہین حضرت سید عالم سوگئے تھے جب بیدار ہوے آواز گریہ بیبیان حضرت حمزہ کے گھر سے سمع شریف مین پہونچی پوچھا یہ آواز کیسی ہے لوگون نے عرض کیا زنان انصار آپکے چچا کیواسطے روتی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے حق مین دعا کی اور راضی ہوا اللہ تم سے اور تمھاری اولاد اور تمھاری اولاد کی اولاد سے صاحب عقد نے بعد اس روایت کے لکہا ایک اور روایت مین ہے کہ فرمایا مقصود میرا یہ نہتا کہ عورتین جمع ہون اور حمزہ پر گریہ کرین اور منع کی نوحہ کرنے سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کی شان مین فرمایا ہے جب وہ مہون نے اس عالم سے انتقال کیا اللہ تعالے نے اونکی ارواح کو درلایا ایسے جسمون مین کہ صورت اونکی سبز طیور کی ہے ہر روز وہ چڑیان بہشت کی نہرونکے کنارون پر پانی پینے آتی ہین اور میوہ ہائے جنت کہاتی ہین اور تمام جنت کے باغونمین اور مکانونمین اوڑتی پھرتی ہین اور قرارگاہ اونکا بعد جنت کی سیر کے طلائی قندیلین ہین عرش رب العالمین کے

سایہ میں جب وہ اپنے تئین ایسی آسائش میں دیکھتی ہیں کہتی ہیں کون ہے جو ہمارے بھائیون سے
ہمارا یہ پیغام پہونچا دے کہ ہم بہشت میں کمال جمعیت خاطر کے ساتھ کھاتے ہیں اور پیتے ہیں تا کہ ہمارے بھائی
فرصت کو غنیمت جانیں اور خدا کی راہ میں کوشش کریں اور جہد کریں اور اعدائے دین سے جہاد کرتے رہیں
کمی نکریں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں تمہارا پیغام پہونچا دیتا ہوں پس یہ آیۂ کریمہ اللہ تعالی نے
نازل فرمائی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا تا آخر خلاصہ اس آیہ شریفہ کا یہ ہے
جو اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں اونکو مردہ نہ سمجھو وہ زندہ ہیں کھاتے ہیں اور آسائش کرتے ہیں اوس چیز
کے ساتھ جو اللہ تعالی نے اپنے فضل سے اونکو مرحمت کی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالی اونپر تجلی کرتا ہے
اور فرماتا ہے کہ جو چاہو مجھسے مانگو وہ کہتی ہیں اے پروردگار کیا مانگیں تجھسے اسواسطے کہ بہشت میں ہیں اور جو کچھ چاہیے
وہ ہمکو میسر ہے جب زیادہ اصرار ہوتا ہے وہ عرض کرتی ہیں کہ اے رب ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری ارواح کو ہمارے جسموں کیطرف پھیر دے
اور دنیا میں بھیجدے تاکہ پھر تیری رضا کیواسطے تیری راہ میں شہید ہوں ارشاد ہوتا ہے جب ہم قبض کرتے ہیں پھر دنیا میں
نہیں بھیجتے ہیں معلوم ہوتا ہے اس روایت سے کہ خدا کی راہ میں جان دینے میں فرح اور لذت حاصل
ہوتی ہے جو نعمات اور لذائذ جنت پھیرنے کا سبب ہے اسیوجہ اہل حب کا قول ہے۔ شعر

جان بجانان دہ وگرنہ از تو بستاند اجل		خود بدہ انصاف اے دل این نکو یا آن نکو

طلحہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہا اونہوں نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ احد سے فارغ ہوئے
خطبہ پڑھا حضور نے اور اللہ تعالی کی حمد کی اور مسلمانوں کی تعزیت کی اور مسلمانوں کو خبردار کیا اوس اجر و ثواب جو اللہ تعالے
جلشانہ نے مقرر کیا ہے بعدہ یہ آیۂ کریمہ پڑھی رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم
مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَنْ يَنْتَظِرُ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا اونہوں نے کہ زیارت کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کی اور کہا اے پروردگار بندہ اور پرستش کے تیرا بندہ تیرا رسول
گواہ ہے کہ یہ لوگ تیری ہی رضا کیواسطے مارے گئے ہیں اور فرمایا جو کوئی انکی زیارت کریگا قیامت تک

اور سلام کریگا انپر یہ جواب کہینگے اور مروی ہے کہ جناب سید عالم ہر سال شہدائے احد کی زیارت کو
تشریف لیجاتے تھے اور فرماتے تھے سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ اور بعد جناب رسالت
کے یہی طریقہ شیخین کا رہا اور فاطمہ خزاعیہ کہتی ہین کہ ایکروز مین صحرائے احد مین گذری اور کہا
مین نے السلام علیک یا عم رسول اللہ آواز سنی مین نے علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور
عطاف بن خالد مخزومی اپنی خالہ سے روایت کرتی ہین کہا اونہون نے کہ مین شہدائے احد کی
زیارت کو گئی اور میرے ساتھ فقط دو غلام تھے اور کوئی نہتا اور مین نے سنا تھا کہ حضرت نے
فرمایا ہے شہدا زندہ ہین جو اونپر سلام کہتا ہے وہ جواب دیتے ہین [illegible] سلام کیا اور جواب سنا
کہا اونہون نے یعنی شہدا نے کہ ہم تمکو پہچانتے ہین میرا جسم کانپنے لگا ہیبت سے پس مین جلد
سوار ہوئی اور وہان سے روانہ ہوئی اور مروی ہے کہ بعد پلٹنے کے سرداران لشکر مشرکین نے باہم گفتگو
کی ابوسفیان وغیرہ کی رائے ہوئی کہ پھر پلٹکر مقابلہ کرین صفوان بن امیہ نے اوسکو ناپسند کیا اور
کہا ایسا نہو کہ وہ بھی مجتمع کرین اور اوس اور خزرج بلکہ حملہ آور ہون [illegible] دگرگون [illegible]
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ اونکی مراجعت کا سنا روز جنگ کی صبح کو یعنی بروز یکشنبہ
حضرت بلال سے فرمایا کہ منادی کردو کہ حکم خدا ہے مشرکین پر جہاد کرنیکو حاضر ہوا اور سوا حاضران
احد کے اور کوئی نہ آوے اور یہ اسواسطے تھا کہ مشرکین کو معلوم ہو اہل احد لڑائی سے عاجز
نہین ہوے ہین کہ دوسرے یارون سے مدد لین حضور کے یاران باوفا نے جب یہ سنا
لبیک آوری حکم پر جان اور دل سے مستعد ہوے اور پٹیان زخمون پر باندہکر جان دینے کو حاضر ہوے
سید عالم بھی سلاح جنگ لگا کر صحابہ سے ملے اور ام مکتوم کو مدینہ منورہ مین خلیفہ کیا اور علم لشکر کو
سیدنا علی مرتضی کو اور بروایتی سیدنا صدیق اکبر کو دیا اور روانہ ہوے اور ایک موضع مین کہ مدینہ منورہ
سے تین میل پر ہے قیام کیا معبد ابن ام معبد کہ ہنوز مسلمان نہوے تھے لیکن حضور سے اونکو

محبت تھی مکہ کو جاتے تھے راہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور صحابہ کی تعزیت کی اور روانہ
ہوے راہ مین لشکر مشرکین سے پہونچے ابوسفیان نے پوچھا کیا حال ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور
اونکے صحابہ کا معبد نے جوابدیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم معہ ایک جماعت کے مدینہ منورہ سے باہر نکلے ہین
تمسے انتقام لینے کو مین نے حمراء الاسد مین اونکو چھوڑا ہے کافرون نے کہا تم کیا کہتے ہو اونھون نے
کہا خدا کی قسم سچ کہتا ہون اور میری تصویر مین ہے کہ تم اس منزل سے چلنے سے پہلے
اونکے گھوڑون کی پیشانیان دیکھوگے یہ سنتے ہی مشرکین کو بہت بڑا خوف پیدا ہوا
اور بکمال تعجیل کے ساتھ مکہ کیطرف روانہ ہوے الحمد للہ علی ذالک باوجودیکہ قدر
غلبہ پا نکلے یہ ہیبت اہل اسلام کی اونکے دلو مین تھی کہ تھم نہ سکی اور معبد نے اس حال سے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی الغرض جب مشرکین مکہ بتعجیل مکہ کو روانہ ہوگئے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی معہ اپنے صحابہ کے مدینہ منورہ کو تشریف لائے جنگ احد مین
ستر صحابہ شہید ہوے چار مہاجرین سے اور چونسٹھ انصار سے مروی ہے کہ صحابہ نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ مصیبت ہمکو کسوجہ سے پہونچی اللہ تعالی جلشانہ نے جوابمین یہ آیہ کریمہ نازل کی
وَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّى هٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ یعنی جب پہونچی ہمکو
مصیبت کہا تمنے یہ کیون ہوے تم کہوا ے محمد یہ پہونچی ہے تمھارے نفسو نسے کہ مخالف حکم کے
کیا حاصل یہ ہے کہ صحابہ کو وقت اور مصیبت جو پڑی اس لڑائی مین سبب اسکا یہی ہوا کہ خطا کی دونو نے
اور حضور کے حکم کے خلاف اونسے وقوع مین آیا اللہ تعالی نے اوسکی تنبیہ کی مگر یہ بکمال فضل ہے اللہ تعالی کا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یارو نپر کہ ظاہر مین تنبیہ کی کہ وہ مقتول ہوے اور واقعی مین معرفت رتبہ اونھون نے
پایا کہ حیات چندروزہ دیکر حیات ابدی حاصل کی اور در حقیقت یہ بھی معجزہ ہے جناب سید عالم کا
اور ظہور ہے حضرت کے پیشین گوئی کا خبر دی تھی جناب سرور عالم نے اسیران بدر کی رہائی کیوقت

اونکو چھوڑ دو گے فدیہ لیکر اسیقدر مسلمانون مین سے شہید ہونگے اور صحابہ نے اسکو قبول کر لیا تھا چنانچہ
اوسیکے مطابق وقوع مین آیا ستر قیدی رہا کیے تھے ستر صحابہ احد مین شہید ہوئے اور اس جنگ مین
صحابہ کو جو ہزیمت ہوئی وہ بھی معجزہ جناب رسالت کا تھا اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرما دیا تھا کہ اگر تم صبر اور استقلال کرو گے فتح تمہاری ہوگی پس جنسے صبر نہو سکا اونہون نے ہزیمت
اوٹھائی اور جنگ گاہ سے چلے گئے اور جنہون نے ثابت قدمی کی اور استقلال رکھے گو تھوڑے تھے اللہ تعالی
نے اونپر کفار کو غالب نہونے دیا بلکہ کفار کے دلون مین بجاے قلیل کے ایسی ہیبت ڈالدی کہ
وہ اپنے میدان جنگ سے چلے گئے اور وہ چند صحابہ جو جناب سید عالم کے جنگ مین ثابت قدم رہے میدان
اونہین کے ہاتھ رہا پس وعدہ فتح جو صبر کرنے پر مشروط تھا حسب ارشاد نبی کریم اوس جماعت
قلیل کے حق مین پورا ہوا اور دوبارہ جب نبی کریم نے مدینہ منورہ مین سے آکر خود اون کفار پر حملہ کیا
اوسوقت اللہ تعالی نے ایسی ہیبت اونکے ناپاک دلونمین ڈالدی کہ خبر آمد آمد مجاہدان دین سنکر وطن کو بھاگے
یہ کھلی ہوئی نصرت ہے مسلمانونکی اور اگر نظر انصاف سے دیکھا جاوے تو فی الحقیقت احد مین فتح ہے مسلمانونکی
اور شکست ہے کافرونکی اسواسطے کہ مشرکین مکہ حملہ آور ہوتے تھے اور لشکر جمع کرکے جناب سید عالم پر چڑھائی کیے تھے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فقط اونکا حملہ روکنے کو باہر نکلے تھے تاکہ اونکو اپنے ملک سے ہٹا دین اور اہل مدینہ
اونکے شر سے محفوظ رہین جو غرض مشرکین کی تھی پوری نہوئی بلکہ ناکام پلٹ گئے اور جو غرض جناب
سید البشر کی تھی وہ پوری ہوئی کہ اپنے ملک سے اونکو نکالدیا پس شکست اوسیکی ہے جو ناکام رہا اور
مقصد اوسکا جنگ مین پورا نہوا اور جو اپنے مقصد پر کامیاب ہوا اور جو چاہتا تھا اوسکو پورا کیا
فتح اوسکی ہے اور ایذا جو جنگ مین سید عالم کو کفار کے ہاتھ سے پہونچی اوسمین حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی جوہر شجاعت کھل گئی اہل شجاعت کے نزدیک زخم کھانا زیور ہے مردانگی اور دلیری کا اور انبیا
علیہم السلام کی شان سے ہے خدا کیواسطے کفار کے ہاتھ سے تکلیف اوٹھانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو

فخر جانتے تھے اور خدا کی رضا کیواسطے نہایت خوشی سے ایذا کو قبول کرتے تھے اگر حضور خود اس
تکلیف کو اللہ کی رضا کیواسطے قبول نکرتے تو کفار نابکار کی کیا طاقت تھی کہ حضرت کو ایذا پہنچا
سکتے حضور نے اپنی قوت دفع اعدا مین دکھلادی ایک ذرا سا حربہ کا نیزہ یکا ابی ابن خلف کی گردن پر لگا دیا
تھا تڑپ تڑپ کر مر گیا اسی لڑائی مین ایک لکڑی خرمے کی ایک صحابہ کو دیدی وہ تلوار ہو گئی اور اوس
تلوار سے اونہون نے اعدا کو قتل کیا ایسا صاحب اعجاز اگر اونکے مٹانے پر مستعد ہو جاتا تو قہر حضور
قہر خدا تھا کون مخالف اوس سے نجات پاتا دکھلا دیا نبی کریم نے کہ ہمکو اللہ تعالی نے ہر طرح کی
قوت دی ہے مگر ہم پابند ہین رضائے الٰہی کے جیسے باذن اللہ دفع اعدا پر قوت رکھتے ہین ایسے ہی
اللہ کی رضا کیواسطے ایذا اوٹھانی پر قوت صبر بھی ہمکو حاصل ہے اور جنگ احد مین یہ بھی ظاہر ہو گیا
کہ جناب سرور عالم کا ناصر اور معین خود اللہ تعالی جلشانہ ہے آپ محتاج لشکر کے نتھے گو لشکر ہزیمت پا
مگر حضرت غالب رہے چنانچہ اسیوجہ سے صاحب مواہب نے بعض علما سے نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ کہے
کہ جناب سرور عالم کو ہزیمت ہوئی اوس سے توبہ کرانا چاہیے اور اگر توبہ نکرے قتل کرنا چاہیے اسیطرح
جو شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مین بے ادبی اور بے تعظیمی کا کلمہ کہے مستحق سزا ہے اسواسطے
کہ حضور کی محبت اور تعظیم ایمان ہے اللّٰھم اجعلنا من احبائہ امین یا رب العالمین وصلوٰۃ والسلام
علیٰ سیدنا محمد سید المرسلین وخاتم النبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

تمام شد رسالہ یازدہم بحول اللہ وقوتہ

الحمد للہ کہ یہ گیارہوان رسالہ ابو الحسنات **قطب الدین احمد** کے اہتمام سے
ماہ مبارک صفر المظفر ۱۳۰۴ھ ہجری مطابق نومبر ۱۸۸۶ء عیسوی مطبع
نامی لکھنؤ مین طبع ہوا

اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع ناجی لکھنؤ مین اکثر مرتبہ بعد اجرائے طبع ہو کے شائقین کی خدمت مین عند الطلب مطبع سے ارسال ہوئی ہین و شائع ہین - قیمت عند الاستفسار بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی فقط

١	٢	٣	۴	۵	
جنر الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدیٰ فی ذکر سید الوریٰ	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
نور الہدیٰ فی ذکر خیر الوریٰ	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مصدر المعجزات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر حبیب خاتم الانبیاء و المعجزات	کحل العینین فی ذکر سید الکونین	سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب
تشییع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	تقویۃ القلوب فی تذکرۃ المحبوب	کحل البصر فی ولادت خیر البشر	وسیلۃ المعاد	میلاد شریف قلق	دیوان حضرت علی مع ترجمہ فارسی
نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	تعویذ سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	اندر جال
بحر طلسم	دریائے طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	مطلع الغربا اردو	خلاصۃ الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	ہنس جواہر	مثنوی عالم	دیوان عالم	دیوان صبا
مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التہذیب	ناصر العاشقین	دستور پارسی آموز	فضائے چمنستان
مجموعۂ خطب علمی	نقل محفل	نقل مجلس	مجلس گیارہوین	فضائل چار یار	عملیات نادرہ
مجموعۂ وظائف	طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	تزکیۃ الفہوم	رسالہ زنگ

سوائے انکے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط و کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے اور جس قسم کے سامان ساخت لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جاسکتا ہے -

العبد

قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع ناجی لکھنؤ کترۂ ابو تراب خان - اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء